سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ؁

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ ؁

بدر

BADR – QADIAN

قادیان دار الامان گورداسپور

عام قیمت پیشگی عا؎
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید
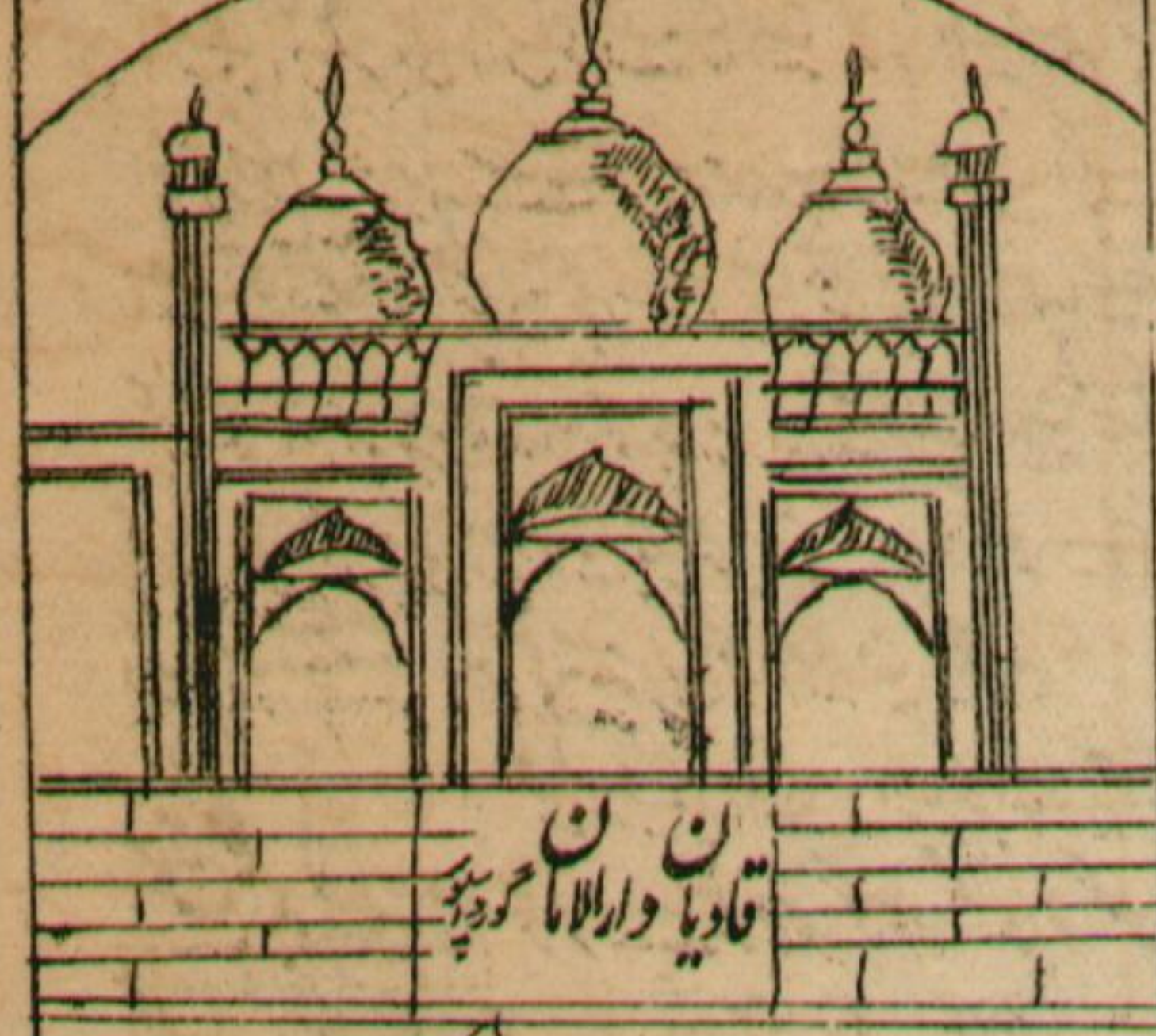
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg No. L CCLXXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ ایں صد

ضمیمہ درس قرآن | چار روپے پیشگی

مورخہ ۲۳ - رجب ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ - جولائی سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۵ ساون سمت ۶۸

جلد ۱۰ | نمبر ۳۷

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

کتاب الصیّام

مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب۔ وجہ تسمیہ رمضان ۔ روزہ رکھنے کا مقصد ۔ دوسرے فوائد ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت ۔ روزہ کب رکھنا چاہیئے ۔ رمضان کیسا مبارک مہینہ ۔ روزہ رکھنے والیکا درجہ ۔ روزہ کے لیئے نیت ضروری ۔ روزہ کی حالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے ۔ روزہ رکھنے کا وقت ۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے ۔ روزہ کے نواقض ۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۔ کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے ۔ روزہ کھولتے وقت کیا دعا پڑھیں ۔ مقام رمضان اعتکاف عید الفطر ۔ امام کے متعلق ۔ طریق نماز عید ۔ صدقۃ الفطر کس پر ہے ۔ اور کتنا صرف ارقیمت ۔ مدلل آیات و حدیث

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین کی صحت خدا کے فضل سے روبہ ترقی ہے آپ صبح درس قرآن مجید پہلے مردوں کو اپنے گھر کے صحن میں دیتے ہیں ۔ بعد ازاں اندرون خانہ مستورات کو ۔

اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام سب بخیر و عافیت ہیں ۔

جناب میر ناصر نواب صاحب قبلہ عمارت فنڈ کے لیئے چندہ جمع کرنے تشریف لے گئے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ انکا حافظ و ناصر ہو ۔

جیسا کہ کسی پچھلے اخبار میں اطلاع دی گئی تھی مفتی صاحب سفر میں ہیں ۔

لانبی بعدی

الیواقیت والجواہر (امام شعرانی) جلد دوم ۲۲ سطر ۲ ۔ مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر

فان مطلق النبوۃ لم یرتفع و انما ارتفع نبوۃ التشریع فقط کما یؤیدہ حدیث من حفظ القرآن ۔ فقد ادرجت النبوۃ بین جنبیہ

فقد قامت بہذہ النبوۃ بلا شک وقولہ صلعم لانبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی

---

۲۶ سطر واعنی بہا نبوۃ التشریع التی لا تکون بعد للاولیاء

ترجمہ ۔ مطلق نبوت کا سلسلہ بند نہیں ہوا ۔ بلکہ نبوت تشریعی بند ہوئی ہے ۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے ۔ کہ جو قرآن حفظ کرے ۔ اسکے دونوں پہلوؤں کے درمیان نبوت درج ہو گئی ۔ اور لانبی بعدی سے یہ مطلب ہے ۔ کہ کوئی تشریعی نبی نہیں آئیگا ۔ (اسماعیل)

مبارک ۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کے ہاں ۵ ۔ رجب المرجب ۱۳۲۹ھ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ۔ اللہ مولود مسعود کی عمر میں برکت دے ۔

رسید کسی صاحب حیدر بخش یا خدا بخش پٹواری معرفت شیخ امام الدین صاحب نائب تحصیلدار نے ۱؎ کے ٹکٹ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھیجے ہیں۔ جونکہ اپنا پتہ صاف و مکمل نہیں لکھا اسلیئے جواب نہیں دیا ۔

ارشادات نبوی

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا ۔ کہ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ کوئی ماں اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے ؟ " لوگوں نے کہا " نہیں " اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ البتہ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق پر اس سے بھی زیادہ رحیم اور مہربان ہے کہ جتنی کوئی ماں اپنے بچے پر رحیم ہوتی ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا ۔ کہ مجھکو اس دنیا میں کس طرح گذارہ کرنا چاہیئے ۔ میں اس دنیا میں اس مسافر کی مانند ہوں ۔ کہ جو کسی درخت کے سایہ کے نیچے آجائے ۔ اور پھر وہاں سے قدم بڑھا کر فوراً نکلجائے ۔

مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسکی اجرت اسکو دیدو ۔ دوزخ عیش و عشرت اور نفس پرستی کے پیچھے پوشیدہ ہے عسرت اور محنت کے عقب میں جنت موجود ہے ۔

سب سے بڑی خواہش

حضرت امیر سے سوال کیا کہ آپ کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے ۔ فرمایا مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ

قرآن مجید عملی طور پر کل دنیا کا دستور العمل ہو

جب عبدالحی قرآن شریف ختم کر چکا تو اسے فرمایا بیٹا ! ہم تم سے دس باتیں چاہتے ہیں ان میں سے ایک یا تم نے کر لی ہے وہ باتیں کیا ہیں ۔

قرآن شریف پڑھو پھر اسکو یاد کرو پھر اسکا ترجمہ کرو ۔ پھر اسپر عمل کرو ۔ پھر اسی عمل میں تمہیں موت آجائے ۔

قرآن شریف پڑھاؤ پڑھاؤ کراؤ ۔ پھر ترجمہ سناؤ ۔ پھر عمل کرو ۔ پھر اسی حالت میں تمکو موت آجاوے ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔

سو روپے انعام

ڈیلی نیوز کلکتہ مطبوعہ ۱۰ - جولائی میں ایک انعامی مضمون کا اعلان چھپا ہے - ایک سو روپیہ اس بزرگ کو دیا جائیگا جو سود کی برائیوں پر اعلیٰ درجہ کا مضمون لکھے امید ہے ہمارے احمدی اہل قلم بھی اس طرف خالصتاً لوجہ اللہ قلم اٹھائینگے ایڈیٹر کیل اخبار امرتسر کے تہذیب ماہ صفر میں ایک مصری فاضل کا مضمون جواز سود میں نکلا تھا - افسوس ہے کہ مسلمان ایڈیٹر صاحبان تو جواز ربا کے مضامین شائع کریں اور انگریزی اخبارات میں حرمت سود کے لیئے ایک سو روپے کے انعامی مضمون کا اعلان نکلے -

حق کا بول بالا

کلمۃ اللہ ھی العلیا - ایسا پر از صداقت کلام ہے - کہ اس کا جلوہ کسی نہ کسی رنگ میں نظر آتا رہتا ہے - اور آتا رہیگا - ناظرین بدر سے یہ امر مخفی نہیں - کہ مونگھیر - سورج گڑھ - بنارس کی طرف ہمارے بعض خاص دوستوں کو بحکم جناب امیر تبلیغ حق کے لیئے جانا پڑا - یہ آمد و رفت بلا نتیجہ نہیں رہی کیونکہ جو قدم صدق و اخلاص کیساتھ اپنے امام کے ارشاد کے ماتحت اٹھایا جاوے - وہ ضرور کامیابی کا کفیل ہوتا ہے - ہر ایک بار کئی ایک لوگ احمدی ہوئے ہیں جس سے پروا ضح ہے کہ ہمارے سفر و مسید ظفر ثابت ہوئے ہیں - اس آخری سفر کے متعلق اہلحدیث نے مباحثہ مونگھیر کا ایک جو دقہ شائع کر کے غلط فہمی پھیلانی چاہی - مگر خدا نے بہت جلد جھوٹوں کی روسیاہی کردی - یہ تو اور بھی اعجاز ہے - کہ شکست کھائیں احمدی اور پھر بھی باوجود اس کے سات آٹھ آدمی بیعت ہوجائیں - اور بزعم خود فتح پانیوالوں کی جماعت میں ایک آدمی بھی ہمارا داخل نہ ہو - اس کے بعد بھی خدا کے ملائکہ اپنا کام کر رہے ہیں - چنانچہ ایک تازہ خط قابل نقل ہے - کیونکہ اس کے راقم ایک اچھے پڑھے لکھے اور وجیہ ہیں - سورج گڑھ میں مخالفت کے مرکز تھے - مگر خدا تعالیٰ کا منشا تھا - کہ وہ مولوی میر حسین صاحب دہوی اول المکفرین کے سولہ مین خود انہی کے شاگرد و تربیت یافتہ کو اس مبارک برگزیدہ خلایق کے غلاموں کا غلام بنادے - جنکی مخالفت میں ناکام کوشش کر کر کے آخر وہ خود ہی مات ضال ہاتما مادہ تاریخ کے پورا کر نیوالے ہوئے - وہ خط حسب ذیل ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ چونکہ میں قبل ازیں بھانا حضرت مسیح موعود کا مخالف تھا - بیٹے جو کچھ کیا اور کہا - اللہ تعالیٰ معاف فرمادے - اور حضور سے التجا ہے کہ میرے لیئے دعا فرمادیں - کہ پچھلے قصور ونکو خداوند تعالےٰ معاف فرمادے آمین - اور کل احمدی بھائی دعا فرمادیں

۲ - یہ سب انقلابات کیوں ہوئے اسکا مختصر جواب یہ ہے - کہ میں شب و روز اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا تہا - کہ خداوند کریم مجھپر صداقت ظاہر فرما - اسلیئے خداوند کریم نے ظاہر کردیا الحمد للہ -

۳ - آج میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور سیدنا حضرت مرزا صاحب کو سچے دل سے مسیح موعود و مہدی مسعود تسلیم کیا - اور حضور کو خلیفۃ المسیح قبول کر کے بیعت کرتا ہوں امید کہ حضور غلامی میں داخل فرمادیں اور میرے لیئے دعا اور اس خط کو میرے اخبار میں درج فرمادیں

حقیر قاضی سید مظہر عالم ساکن چک سید محمد تہانہ سورجگڈھ ضلع مونگھیر

کلکتہ میں تبلیغ

کلکتہ میں انجمن احمدیہ کا جلسہ ۹ - جولائی بروز اتوار منعقد ہوا - تین شخص عرب جس میں ایک شامی بھی تہا - اور جو کہ معزز اور تاجر تھے - انکو مولوی فضل عبد القادر صاحب بی - اے علیگ احمدی نے عربی زبان میں عقاید احمدیہ کی نہایت عمدگی سے تبلیغ کی - سامعین موصوف نے نہایت توجہ سے سب لیکچر کو سنا اور اسپر غور کرنیکا وعدہ فرمایا -

اعلان

چونکہ بورڈنگ ہوس کی عمارت کی تکمیل کے لیئے کام کا جاری رکہنا ضروری ہے - اور دوسری طرف اس فنڈ میں روپیہ نہیں رہا - اسلیئے بذریعہ ایک سرکلر کے تمام انجمنوں میں تحریک کی گئی ہے - کہ وعدوں کے علاوہ بھی اس فنڈ کے لیئے روپیہ وصول کر کے بہت جلد بھجوانیکی کوشش کیجادے اسپر بعض احباب نے فرداً فرداً اور بعض انجمنوں نے کوشش کر کے روپیہ بھجوایا ہے جسکے لیئے ایسے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے لیکن حضرت میر ناصر نواب صاحب نے یہ پسند فرمایا ہے - کہ وصول چندہ تعمیر کے لیئے بعض جگہ احباب کی خدمت میں تشریف لیجاویں - بالفعل جہاں وہ جانا چاہتے ہیں - ان احباب کے نام علیحدہ بھی اطلاع کردیگئی ہے اور اب اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب کو لکھا جاتا ہے کہ حضرت میر صاحب جہاں پہونچیں - وصول چندہ میں ہر طرح سے انکی امداد فرما کر ممنون فرماویں - والسلام

صدر الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۱۱/۷

بہیں کیش و ملت بباید گریست

ہمارے ایک نوجوان دوست لکھتے ہیں - کہ مجھو والدین کہتے ہیں - بیٹا ابھی تو تیرا عیاشی کرنیکا اور شرابخوری کا سن تہا - افسوس کہ تو احمدی ہوگیا -

(۲) ایک اور بھائی رقمطراز ہیں - ہمارے گھر میں عورتوں کو بہت بہکایا گیا ہے - کہ نکاح اب قائم نہیں رہ سکتا - گھر کی کل عورتیں دوسرے پڑوسی کے گھر میں چلی گئی ہیں

(۳) بنارس سے اب خبر آئی ہے - کہ ایک احمدی فوت ہوگئے تو غیر احمدیوں نے نکالی ہوئی قبر کو روکدیا - اور جنازہ کسی اور جگہ دفن کرنا پڑا - غیر احمدیوں نے اپنے اس قابل شرم فعل کو بڑے فخر کیساتھ ایک اخبار میں چھپوایا ہے وائے برحال آں مریض - جو اپنے مرض کو بھی محسوس نہ کرتا ہو

ایک تڑپا دینے والی رباعی

"صاحبزادہ مرزا محمود کی مفصلہ ذیل رباعی ہمارے غور کے قابل ہے"

ہائے اس غفلت پہ ہم یاروں سے پیچھے رہ گئے
یہ بھی کیسا پیار ہے - پیاروں سے بچھڑ رہ گئے
بڑھ گئے ہم سے صحابہ توڑ کر ہر روک کو
ہم سبک ہو کر گرانباروں سے پیچھے رہ گئے

اطلاع

میں تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ آشوب چشم بیمار رہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح نہایت محبت سے علاج کر رہے ہیں - آپ نے لکھنے پڑھنے سے منع فرمایا ہے اسلیئے انشاء اللہ تعالیٰ پندرہ جولائی و یکم اگست کا پرچہ اکٹھا ہی یکم اگست کو شائع ہوگا - سب خواہان "نور" اس عاجز کے لیئے دعا فرمادیں - کہ اللہ تعالےٰ بہت جلد صحت عطا فرماوے - والسلام

خاکسار محمد یوسف ایڈیٹر "نور" قادیان ضلع گورداسپور

راست گفتی

بیان ساز و معارف راز قرآن آنچنان حضرت!
تو گوئی بلبلے گلہا ز گلزار جناں آرد
الا اے عاشقان روئے قرآن زود تر آید
بعالم چشمہ دیدم کہ سر در آسماں دارد
خدایا تا ابد سرسبز باد ایں خطۂ پنجاب
کہ اندر ذیل سعدش کوچہ ہا قادیاں دارد

(عبد الحی پشاور)

ضرورت

ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو کہ ورنیکلر مڈل پاس اور ٹرینڈ ہو - تنخواہ ۱۵ روپے ماہوار ہوگی - تمام درخواستیں بمعہ سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان آنی چاہئیں -

برادران احمدیہ صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کریں - صبر کی تلوار بہت تیز ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جلد مخالفین کو ذلیل کریگا خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اس کے پیارے دکھ دیے جاتے ہیں -

کلامِ امیر

۲۲ - جون ۱۹۱۱ء - فرمایا - یہاں کی نہ تو زبان پسندیدہ ہو نہ لباس عمدہ نہ خوراک اعلیٰ۔ نہ باشندوں کی وضع قطع - مگر پھر بھی تم لوگ مختلف ممالک سے یہاں جمع ہو۔ یہ کس کی برکت ہے ایک شخص **اللہ کا نام لینے والے کی**۔

فرمایا - محض دنیوی اعزاز کوئی چیز نہیں۔ دیکھو جہانگیر اکبر شاہجہان بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں۔ ان کے سادہ نام لیئے جاتے ہیں۔ مگر انہی کے زمانہ میں جو خدا کے پیارے بندے گزرے ہیں - انکے نام کیساتھ حضرت اور علیہ الرحمۃ لگایا جاتا ہے یہ کس لیئے ہے - اسلیئے کہ وہ خدا کے ہو گئے۔

۲۵ - جون ۱۹۱۱ء - فرمایا - اللہ تعالیٰ کا واٹر ورکس ایسا وسیع ہے۔ کہ سارے جہان کو وقت پر پانی دیتا ہے۔ فرمایا - آدمی مٹی سے بنا ہے۔ گمر ناک کی بجائے اگر مٹی کا ٹکڑا رکھدیں۔ تو کیا وہ کام دیگا۔ من صلصال من حماء مسنون فرمایا - یعنی خلاصہ در خلاصہ درست کیئے ہوئے کیچڑ سے۔

فرمایا - ابلیس کا گروہ وہ ہے - جو حق و باطل میں التباس واقع ہو

فرمایا - اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں دلائل گھڑنیوالے ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔

فرمایا - آدم اور ابلیس کے بیان سے یہ نصیحت لینی چاہیئے کہ جن کے پاس خدا کا کلام ہو - ان کی فرمانبرداری کی جائے اور جو فرمانبرداری نہیں کرتے۔ ان سے دور ہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں۔

فرمایا - ایکدفعہ حضرت صاحب نے کسی آدمی کے بارے میں سنا۔ کہ اسے کسی نے کہا۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تو وہ بہت ہی غضب میں آیا۔ فرمایا کیا اس نے عمر بھر میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا اسے چاہیئے تھا۔ خدا کا شکر ادا کرتا۔ کہ اتنی مدت ستاری کی۔

فرمایا - عنادی وہ ہے - جو اپنی خواہشات کا تابع ہو جاوے

فرمایا - لوگ روپیہ کے معاملے میں احتیاط نہیں کرتے۔ بس کہیں سے مال ملجائے۔ اسے شوق سے بلاخدشہ استعمال کرتے ہیں۔ ناجائز کمائی سے برکت نہیں رہتی۔

بعض کھانے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکے کھانے سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔ نماز کی لذت نہیں رہتی - بعض لباس ایسے ہیں۔ کہ انکے پہننے سے غفلت و سستی گھیر لیتی ہے مومن کو ایسی خوراک ایسی پوشاک سے بچنا چاہیئے۔ انبیاء نہایت سادہ خوراک بہت سادہ پوشاک رکھتے تھے۔

فرمایا - دوزخ کے سات دروازے خدا نے فرمائے ہیں - میرا مذہب اس بارے میں یہی ہے۔ کہ اللہ اعلم - بعض صوفیا نے لکھا ہے کہ انسان دو آنکھوں سے گناہ کرتا ہے۔ دو کانوں سے منہ سے اور دو پاؤں اور ایک شرمگاہ - بس یہی دروازے ہیں۔ جنکے ذریعہ انسان جہنم میں داخل ہوتا ہے۔

فرمایا - میرے چار لڑکے ہیں۔ دو لڑکیاں۔ دو ہم ہیں آٹھ سے زیادہ گھر کے آدمی ہیں۔ مگر مجھے اس بات کا وہم بھی نہیں اٹھا۔ کہ میرے بعد یہ کیا کھائینگے۔ اللہ تعالیٰ رازق ہے - اسی کی ذات پر بھروسہ ہے۔ یہ بات میں نے بڑائی کے لیئے نہیں کی - بلکہ اس کے فضل کا اظہار ہے

۲۷ - جون ۱۹۱۱ء فرمایا - متقی۔ سکھ میں رہتا ہے - اور دکھ ہمیشہ کسی گناہ کے باعث آتا ہے۔

فرمایا - متقیوں کیواسطے ضروری ہے۔ کہ کسی دوسرے بھائی کے لیئے کینہ رنج غضب نہ ہو - ونزعنا مافی صدورھم من غل۔

فرمایا - قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے تمام بادشاہتوں۔ دولتوں اور ملکوں اور دنیاوی ساز و سامان کو ایک طرف رکھا ہے۔ اور سورہ فاتحہ و قرآن عظیم کو ایک طرف اور ارشاد کیا ہے - کہ الحمد کے مقابلہ میں سارے جہان کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ - غور کرنیکا مقام ہے۔

الحمد ایک طرف ہے اور کل دنیا کا جاہ و جلال ایک طرف پس تم اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرو۔

یہ بات اس آیت سے ظاہر ہے۔ و لقد آتینٰک سبعًا من المثانی و القرآن العظیم - لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجًا منھم ولا تحزن علیھم -

ہمارے حضرت صاحب نے الحمد کی کئی تفسیریں لکھی ہیں شیخ ابن عربی لکھتے ہیں۔ کہ جتنی بار الحمد پڑھتا ہوں نئے ہی علوم کھلے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ نابھہ میں وعظ کرتے ہوئے معلوم کیا۔ کہ صرف الحمد سے تمام مذاہب باطلہ کا رد ہو سکتا ہے

فرمایا - فصحاء کے کلام میں ایک ایسا جامع لفظ لایا جاتا ہے - جو کئی پہلوؤں کو شامل ہوتا ہے - مثلاً قرآن مجید میں دابر آیا ہے - دابر کہتے ہیں۔ دبر اور اول اور آخر کو یہاں سب معنے مراد ہیں -

فرمایا - کما انزلنا علی المقتسمین میں مقتسمین کے کئی معنے ہیں -

بعض مسلمان ایسے ہیں۔ کہ بعض حصہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ بعض سے انکار مثلاً نماز پڑھینگے - مگر عورتوں کو حصہ دینے کے متعلق اگر کہا جائے۔ تو کہتے ہیں - ہمارا رواج نہیں۔

ایسا ہی بعض کفار ہیں - وہ بھی قرآن کا کچھ حصہ مانتے ہیں مثلاً سچ بولنا - جھوٹ کو برا جاننا۔ چوری نہ کرنا - زنا نہ کرنا (۳) وہ لوگ جنہوں نے قتل النبی کی قسمیں کھائیں۔ (۳) جنھوں نے رستے بانٹ رکھے ہیں - کہ آنے جانیوالے کو جناب نبوی سے منع کرینگے (۴) وہ لوگ جو سیدھی سادی بات میں چھیڑ کی راہ نکال لیتے ہیں تا کہ قوم کے دو فریق ہو جائیں۔ ایسے لوگ بہت فتنہ انگیز ہوتے ہیں - فرمایا - بعض احمدی مخالفین کی شرارتوں سے گھبرا جاتے ہیں۔ انہیں چاہیئے - کہ صبر سے کام لیں۔ اور تسبیح و تحمید اور عبادت الٰہی بالخصوص سجدوں میں پڑ پڑ کے دعائیں کرنے میں لگے رہیں۔

یہ بات اس آیت سے استنباط کی ہے - لقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون - فسبح بحمد ربک و کن من الساجدین ط

فرمایا - نافرمانی نہ کرو - تفرقہ نہ ڈالو - گلہ اور گستاخیاں چھوڑ دو - استغفار - لاحول تسبیح تحمید اپنا ورد بناؤ۔

۲۸ - جون ۱۹۱۱ء - فرمایا - قرآن مجید کے محاورے میں روح سے مراد کلام الٰہی ہے - زندہ وہی ہے جو کلام الٰہی کر زندہ ہے۔ باقی سب لوگ مردے ہیں۔

فرمایا - معبود کے لیئے تین باتوں کا ہونا ضروری ہے

(۱) اس کا حکم مانا جائے - کامل محبت اس سے ہو ایسی محبت اور کسی سے نہ ہو - کامل تعظیم - ایسی تعظیم اور کسی کی نہ ہو - کامل تذلل اسکے حضور میں کیا جائے۔

فرمایا - مومن کو چاہیئے - کہ خدا تعالیٰ کے علم و قدرت دو جہانوں کا مطالعہ بہت کرے - تا فرمانبرداری اور ایمان میں ترقی ہو

فرمایا - تمام معبودان باطل میں دیکھو - خدا کے پایہ کی کوئی چیز نہیں۔ بلکہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے اسے بھی اسی معبود حق نے پیدا کیا ہے۔

فرمایا - یخلق ما لا تعلمون میں ۱۳۰۰ سو برس پہلے بعض نئی سواریوں کی پیشگوئی موجود ہے۔ اور آج ہم بگھیاں موٹر کار ہوائی جہاز ریل دیکھ رہے ہیں۔

فرمایا و علی اللہ قصد السبیل کے معنے میں خدا تک پہنچنے کے لیئے وہ راہ کام آئیگی - جو میانہ روی کی ہے۔

بہت کھانا بھی منع - اور بالکل نہ کھانا بھی ٹھیک نہیں - ہر وقت خوراک پوشاک مکان کی فکر منع ہے۔ اور ننگے رہنا مکان کا بالکل فکر نہ کرنا یہ بھی درست نہیں - ہر چیز میں میانہ روی اختیار کرو۔

مال کی محبت میں اولاد کی محبت میں کھانے کی محبت میں بغض و عداوت میں لوگ بڑھ جاتے ہیں۔ میانہ روی چاہیئے

ڈاک ولائت

انجیل فتح بر صلیب

اکثر احباب کو معلوم ہے کہ میں نے بہت تلاش اور محنت سے امریکہ سے ایک نئی انجیل منگوائی تھی یہ انجیل مصر کے کسی عیسائی عبادت گاہ کے کتب خانہ سے نکلی تھی۔ اور چند سو سال ہوئے کہ لاطینی زبان میں ترجمہ ہوئی مگر وہ نسخہ ترجمہ بھی قلمی تھا۔ پھر کسی جرمن نے لاطینی سے انگریزی میں اسے ترجمہ کیا۔ مگر اسوقت پادریوں کا بہت زور تھا۔ اور فوراً اس کتاب کو دبانے اور جلانے اور نابود کرنے کی کوشش کیگئی اور ایسی سخت کوشش کی گئی کہ سرکاری رجسٹرار کتب کے دفتر میں جو کتاب تھی اوس کو بھی تلف کر دیا گیا اور اس کے تلف کرنے کے لئے سرکار سے بھی امداد لی گئی اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر اس کے نسخے تباہ کئے گئے۔ مگر حکمت الٰہیہ سے ایک نسخہ کسی جرمن کے گھر میں مخفی رہ گیا اور کسی کو خبر نہ ہوئی اور اس کے کتب خانہ میں نسلاً بعد نسلاً بند پڑا رہا اس شخص کی اولاد آجکل امریکہ میں ہے۔ چونکہ اب امریکہ میں مذہبی آزادی بہت ہے۔ اس واسطے اس کتاب کی خبر رفتہ رفتہ چند آدمیوں تک پہونچگئی۔ اور ہوتے ہوتے اس کو پھر چھاپ دیا گیا ہے۔ اس نسخہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے بچ کر اتر آنے کا جو واقعہ لکھا ہے۔ وہ بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے جب میں نے پہلے پہل اس کتاب کو ظاہر کیا تھا۔ تو بہت سے دوستوں نے اس کے منگوا دینے کی خواہش کی تھی۔ لیکن بلحاظ چند در چند وجوہ اس کا منگوانا معرضِ التوا میں پڑتا گیا۔ سفر الف مید میں میں اس کتاب کو اپنے ساتھ لیگیا تھا اور منٹگمری۔ بھاگلپور۔ الہ آباد وغیرہ مقامات میں جہاں کہیں میں نے اس کو پیش کیا۔ اس کا بہت ہی نیک اثر ہوا۔ اور اکثر لوگوں نے خواہش کی۔ کہ ہمیں منگوا دو۔ اور اس بات کو دیکھ کر کہ اس کتاب کو پیش کرنے سے

صلیب پرستی پر کیسی ہلاکت وارد ہوتی ہے

میں نے پختہ ارادہ کیا۔ کہ اس کتاب کے بہت سے نسخے منگوا کر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیلا دئے جائیں۔ بہت سے دوستوں نے اسکی خریداری کو منظور کیا اور میں نے اس کتاب کے متعدد نسخے منگوا کر احباب کی امداد سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں ہیں۔ اور بہت سے کتب خانوں میں رکھوائے ہیں۔

میں ان احباب کا بہت ہی مشکور ہوں جنھوں نے اس اشاعت کے متعلق جو مجھے اشتیاق تھا۔ اسکے پورا کرنے میں میری امداد کی خود ان نسخوں کو خرید کیا۔ دوسروں کو تحریک کی۔ اور لائبریریوں میں رکھوائے۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ میں ان مکرم دوستوں کی اس توجہ کا ممنون ہوں۔ اور اس کے شکریہ میں ان سب دوستوں کیواسطے جنھوں نے مجھے اس کتاب کے خریدنے اور بھیجنے میں مدد دی ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں نماز تہجد کیوقت نام بنام دعا کی تحریک کی تھی کیونکہ ان دنوں میں جبکہ یہ کتاب آئی تھی مجھے ایسا موقعہ حاصل تھا۔ اور مختلف راتوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے سب کے نام میں نے پیش کئے۔ اور ان کیواسطے دینی اور دنیوی حسنات طلب کیں۔

یسوعی صاحبان کہتے ہیں کہ یسوع نے مرکر اور تیسرے دن ہر زندہ ہوکر موت اور صلیب پر فتح پائی۔ حالانکہ یہ فتح نہیں۔ بلکہ صاف شکست ہے جو شخص ایکدفعہ صلیب پر مرگیا۔ اس پر موت اور صلیب ہر دو نے فتح پائی۔ باقی رہا مر کر پھر زندہ ہونا۔ سو اگر یہ فرضاً مان بھی لیا جائے۔ تب بھی کوئی فتح نہیں۔ کیونکہ مرنے کے بعد تو ایک دفعہ پھر سب زندہ ہونے ہی والے ہیں۔ کوئی دیر میں ہوا یا جلدی ہوا ہاں اس اصل پرانی انجیل نے جو اب ظاہر ہوئی ہے۔ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیبی موت پر فتح پائی تھی کیونکہ وہ صلیب پر نہ مرے تھے۔ بلکہ حالت بیہوشی میں اترے۔ اور آخر قضائے الٰہی سے وفات پائی۔ کیونکہ موت سب انسانوں کیواسطے مقدر ہے

یسوع پر الزام لگایا گیا۔ کہ سلطنت کا دشمن ہے .. صفحہ ۲۹

یہ انجیل اصل میں عبرانی زبان میں تھی اس واسطے سب سے زیادہ قابل اعتبار ہے۔ صادق) .. .. صفحہ ۳۱

یسوع فرقہ صوفیا بنام اسیر میں داخل تھا۔ جو شادی نہ کرتے تھے۔ .. .. صفحہ ۵۳

غلط خبروں کے ازالہ کیواسطے یہ انجیل لکھی گئی۔ .. صفحہ ۶۵

حواریوں کو محسوس ہوا کہ یسوع مرا نہیں .. صفحہ ۶۷

تجویز کیگئی کہ ہڈیاں نہ توڑی جاویں تاکہ جان بچ رہے۔ ۶۸

یوسف آرمیتی نے دوسرے کو آہستہ کہا۔ کہ یسوع مرا نہیں ۷۳

زخموں پر مرہم لگائی گئی (مرہم عیسےٰ صادق) .. صفحہ ۷۴

قبر کی غار میں دھونی دی گئی .. .. صفحہ ۷۵

سفید لباس بھائی کو پہاڑ سے اترتے دیکھا تو فرشتہ سمجھا ۷۸

یسوع کو ہوش آگئی۔ .. .. صفحہ ۸۰

دوبارہ کمزوری اور بیہوشی ۸۹

دوستوں نے صلاح دی کہ ایسا ہی مشہور ہونے دیں کہ یسوع مرگیا۔ تاکہ دوبارہ گرفتاری نہ ہو .. .. صفحہ ۹۱

یسوع حمس کو چلا گیا .. .. صفحہ ۹۴

یہودیوں میں اختلاف ہوا کہ وہ مرگیا تھا۔ زندہ پھرتا ہی صفحہ ۱۰۹

یسوع سب سے الگ اکیلا چلا گیا ۱۲۱

یسوع شہر کے اس دروازے سے نکلا جہاں سے وادی یوز آسف کو راستہ جاتا ہے (غالباً اشارہ ملک کشمیر کی طرف ہے۔ صادق) .. .. صفحہ ۱۲۳

یسوع پہاڑ پر چڑھ کر بادل میں غائب ہو گیا (اسی سے استعارۃً آسمان پر چڑھنا مراد لیا گیا ہے۔ صادق) صفحہ ۱۲۴

فوت ہو گئے دیکھیں فوت ہوئے پر اپنی موت تو مرے (صادق) ۱۴۱

صلیب پر غشی کا باعث کیا تھا .. .. صفحہ ۱۴۳

دلائل نجات از صلیبی موت ۱۴۴

اس کتاب کا اردو ترجمہ میاں معراج الدین عمر صاحب نے کیا ہے۔ اور وہ اس کے چھپوانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

کھڑکی دار لفافہ

امریکہ کی ٹرینسو پیپر کمپنی

Transo Paper Company
148 E Dim. St Chicago

نے ایک کھڑکی دار لفافہ ایجاد کیا ہے لفافہ کے ایک حصہ کو مصالحہ لگا کر موی کپڑے کی طرح شفاف کر دیا ہے۔ پتہ جو چٹھی پر اندر لکھا ہوا ہو۔ وہ لفافہ میں سے صاف نظر آجاتا ہے اور لفافہ کے اوپر پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور راستہ میں پانی وغیرہ کسی وجہ سے پتہ کے مٹ جانے کا خوف نہیں رہتا۔ اندر کا پتہ اصل چٹھی پر محفوظ رہنے کیوجہ سے زیادہ کارآمد ہوتا ہے ان لفافوں کی قیمت للعہ فی ہزار ہے۔

استدعاء دعا شیخ عبد الرحمن خلف شیخ نور الدین متوطن لاہور بیماری سے صحت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

درخواست جنازہ مسماۃ بھولاں بی بی زوجہ نبی بی مرحوم کرکی کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

بقایا ادا فرماویں ۔ جن احباب نے تاحال قیمت دسمبر ۱۹۱۰ء و ۱۹۱۱ء ادا نہیں فرمائی وہ بہت جلد توجہ فرماویں۔ — مینیجر

موت

ہر ایک کو دکہاتی ہے اپنی بہار موت
ہر ایک ہی کے ہوتی ہے سر پر سوار موت

بچے اسکے چہوٹ کے جائیگا کوئی کہاں
پہیلائے جال بیٹھی ہے ہر سو ہزار موت

ہا بین ہجر یاس مریضوں نے دم دیا
ایسی ہی دے کسی کو نہ پروردگار موت

مرنا بہی وصل یار ہے جب جانتا ہوں میں
مجہکو بہلا ڈراتی ہے کیوں بار بار موت

دونوں ہیں ہجر یار میں بیخود سے ہو رہے
بے چین میں ادہر تو ادہر بیقرار موت

اوپر تلے کے میرے مصائب کو دیکہکر
شاید کہ ہو گئی ہے۔ ذرا سوگوار موت

جو مرتے ہیں مرکے بہی زندہ رہینگے وہ
جتنا نکاف ہو لکائے ہزار موت

تیغ نگاہ ناز کا کشتہ ہوں میں جناب
ڈرتا نہیں کبہی بہی ڈرائے ہزار موت

میری دکھوں میں شدت لیج کو دیکہکر
ہوتی ہے دل ہی دل میں بہت شرمسار موت

مسلم کو وصل یار ہے کافر کو وصل نار
اخبار آخرت کا ہے نامہ نگار موت

خواہش کوئی ہو گر تو یہی ہو فقط بشیر
اسلام پر ہی دے مجہے پروردگار موت

ایک مولوی عجیب صورت

نے پبلک لائبریری لکھنؤ میں کہ جو پہلے اس کوٹہی میں نواب واجد علیشاہ بہادر کا عجائب خانہ تہا۔ اور اب کتبخانہ عاجز سے دریافت کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لفظ کیوں استعمال کرتے ہیں۔

جواب کبیر:۔ اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو مسیح ابن مریم اور مسیح محمدی کا خطاب عطا فرمایا ہے دوسرے یہ کہ مولویوں نے اس لفظ کو زر (روپیہ) وغیرہ پر استعمال کیا یعنی کہنے لگے مبلغ علیہ السلام فورا علیہ السلام۔ تو ہنسی اگر نبی مجدد پر بحکم تعالیٰ استعمال کیا۔ تو کیا گناہ ہوا۔ اس کو سن کر مولوی ہنسا بہی اور غصے بہی ہونے لگا۔ بس عاجز امیر المومنین کی نصیحت کو یاد کرکے آہستہ آہستہ لاحول پڑہکر کہسک آیا۔ کبیر الدین احمد۔ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

الرحلۃ الحجازیہ معروف بہ سفرنامہ حج

اس نام کی کتاب تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۱۴۰ خوشخط چہپائی معمولی میری نظر سے گزری۔ اس میں حج کرنیوالوں کے لیئے ضروری ہدایات درج ہیں۔ میرے خیال میں ہر حاجی کے پاس اس کتاب کا ہونا انشاء اللہ مفید ہوگا۔ اور غیر حاجیوں کیواسطے اسکا پڑہنا موجب دلچسپی ہوگا۔ کتاب کے آخر پر حاجیوں کو اہل عرب کے ساتھ جو ضروری بات وچیت کرنی پڑتی ہے۔ وہ بہی مع ترجمہ درج ہے قیمت علاوہ محصولڈاک اُمراسے ایک روپیہ اور متوسطین سے ۸ آنے یہ کتاب مولوی حکیم حاجی محمد عبد الغفور صاحب ساکن موضع رمضان پور پرگنہ بہار۔ ضلع مونگہیر ڈاکخانہ برجگہ سے مل سکیگی۔

مرغوب القلوب اُردو

مصنفہ حکیم عبد الغفور صاحب۔ اس کتاب میں کہانے پینے کی عام اور خاص اشیاء مثلاً گندم جو مکی برنج کشنیز۔ مٹر آلو امرود انجیر آلو توری توت خربوزہ۔ کہجور۔ گوبہی گوشت گردہ مغز ہڈی مرغ ہر ہر ل چہاچہ پنیر بالائی۔ زیرہ کیسر وغیرہ۔ غرض ہر ایک شے خوردنی نوشیدنی کے افعال وخواص فوائد ومضار نہایت محنت اور کوشش کیساتھ جمع کئے گئے ہیں۔ نہ صرف اطباء بلکہ عوام کیواسطے بہی ان معلومات کا حاصل کرنا صحت کے واسطے ضروری ہے۔ ۲۰۰ صفحہ کی کتاب بہت خوشخط لکہی ہوئی اور عمدہ چہپی ہوئی ہے۔ قیمت فی نسخہ صرف ۱۲ آنے ہے ملنے کا پتہ ابو المسرور حکیم محمد عبد الغفور صاحب بمقام رمضانپور ڈاکخانہ برجگہ ضلع مونگہیر۔ علاقہ بنگال اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بہی حکیم صاحب کے کتبخانہ سے ملسکتی ہیں۔ اسعاف حاشیۃ الانصاف فی مسئلۃ الاختلاف عربی تحفۃ الحاج بسنت کیموافق مسائل حج وعمرہ اردو تسہیل المنہج فی مناسک الحج عربی الحصن المامون لمن یقتدی بالصحابۃ فی امر الطاعون اردو زبدۃ المقاصد فی تاذین یوم الجمعۃ علی ابواب المساجد فارسی۔ شفاء المتعلل فی مسئلۃ الطہر المتخلل العربی صرف الماعون فی علاج الطاعون اردو کاشف الغوامض عن علاج الزحیر بالقوابض عربی مفید الاحناف اردو

تربیت اطفال

یورپ کے مشہور فلاسفر لاک صاحب کے نام سے انگریزی خوان دنیا بخوبی واقف ہے یورپ کی بہت سی زبانوں میں اس فلاسفر کی کتاب متعلق تربیت اطفال ترجمہ ہوئی ہے اور قدر وعزت کی نگاہ سے دیکہی گئی ہے۔ اب مولوی محمد شجاع اللہ صاحب اڈیٹر اخبار ملت لاہور نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کرنا شروع کیا ہے۔ جسکا حصہ اول بقیمت ۸ آنے شایع ہوا ہے اور حصہ دوم زیر طبع ہے۔ ترجمہ سلیس عام فہم ہے امید ہے کہ ملک کے اہل علم اور بالخصوص صیغۂ تعلیم مترجم کی محنت کی داد دینگے۔ کتاب دفتر اخبار ملت لاہور سے ملسکتی ہے۔

دائی

مصنفہ جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ۔ اس کتاب کے حصہ اول کو مینے دیکہا۔ عورتوں کے حالات صحت وعلالت کے متعلق بہت سے مفید معلومات سلیس اردو عبارت میں درج کئے گئے ہیں۔ زچگی کے تمام ضروری حالات کا ذکر حصہ اول میں درج ہے۔ قیمت ۸ آنے ملنے کا پتہ۔ **دہلی گزٹ ایجنسی دہلی**

نشتر سخن

نامی گرامی شعراء کے چوٹی کے اشعار کا مجموعہ بڑی محنت سے جمع کیا گیا۔ غزلیات قصائد قطعات رباعیات۔ مراثی مرثیے وغیرہ اس طرح مختصر اور منتخب کرکے درج کئے گئے ہیں۔ کہ مؤلف کی لیاقت اور مشقت کا خود بخود سارٹیفکیٹ بن رہے ہیں اصل غرض تو اردو سے ہے۔ تاہم چند شعرائے فارسی کا بہی کلام درج کیا ہے۔ شروع میں شاعری پر ایک محققانہ دیباچہ ہے اور ہر ایک شاعر کے مختصر حالات بہی درج کئے ہیں۔ یہ کتاب بہمہ وجوہ اپنے رنگ میں قابل قدر اور قابل تعریف ہے۔ لکہائی چہپائی کاغذ عمدہ ہے حجم ۲۷۰ صفحہ قیمت مبلغ عہ۔ فی نسخہ ملنے کا پتہ دفتر اخبار الوقت گورکہپور

ترجمہ آموز فارسی

حصہ اول ودوم مولفہ مولوی مفتی محمد عصمت اللہ صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول میرٹھ۔ فارسی سے اردو اور اردو سے فارسی بامحاورہ ترجمہ سکہانیکی پہلی کتاب اور دوسری کتاب۔ طرز جدید پر فارسی زبان کے جلد سیکہنے کے واسطے یہ کتاب بہت مفید ہے قواعد صرف ونحو کے ساتھ ساتھ مثالیں اور لغت دیکر ایک عمدہ سلسلہ وار کورس طیار کیا گیا ہے۔ کہ فارسی زبان کے شایقین تہوڑی عرصہ میں عمدہ فارسی سیکہ سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۵ آنے حصہ دوم ۴ آنے ہے مذکورہ بالا پتہ پر مولوی صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

نغمۂ روح

جسکا دوسرا نام ہے۔ نعتیہ دیوان ثانی اور نتیجہ انکار قاضی حاجی حافظ مولوی خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل ومیونسپل کمشنر وممبر ڈسٹرکٹ بورڈ وآنریری مجسٹریٹ پیلی بہیت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں اور ہندوستان کے بعض بزرگان دین کے مناقب میں نظمیں ہیں۔ بعض غزلیں از رسئے مبالغہ مشرکانہ رنگ اختیار کئے ہوئی ہیں قیمت فی نسخہ ۸ آنے ملنے کا پتہ۔ جناب سید احمد علی صاحب مشیر محرر جیلری حضرت نظامی پریس۔ بدایون

نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے میموریل

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔
شہنشاہ جارج پنجم برطانیہ و قیصر ہند کے دربار تاجپوشی کا عظیم الشان دربار جو ۱۲۔ دسمبر کو ہندوستان کے شاہان اسلامی کے قدیم دار الخلافہ میں منعقد ہونیوالا ہے۔ وہ تاریخ ہندوستان میں ایک ایسا اہم واقعہ ہے کہ اس کے متعلق طبائع میں ایک عجیب ولولے پیدا ہورہے ہیں۔ ہندوستان کو صدیوں بعد یہ عزت نصیب ہوگی۔ کہ اسکا شہنشاہ اس کے قدیم دار الخلافہ میں تخت نشین ہوگا اور شہنشاہ بھی ایسا کہ اپنی وسعت مملکت کے لحاظ سے نہ اس زمانہ میں اور نہ کسی پرانے زمانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ پس یہ لازمی امر تہا۔ کہ ایسے عظیم الشان اور مبارک موقعہ پر طرح طرح کی امنگیں طبائع میں پیدا ہوتیں۔ اور خصوصاً رعایا کے اس حصہ کے دلوں میں جو اپنے بادشاہ کی وفاداری کو اپنے مذہب کا ایک جزو سمجھتے ہیں +

اس مبارک موقعہ پر میں سلسلہ احمدیہ کا امام ہونیکی حیثیت سے ایک اہم امر کی طرف تمام مسلمانان ہند کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ سلطنت انگریزی نے جب سے ہندوستان میں قدم رکھا ہے۔ یہ زرین اصول ہمیشہ اپنے مد نظر رکھا ہے۔ کہ ہر قوم کو پوری مذہبی آزادی حاصل رہے۔ اور اپنے فرائض مذہبی کی ادائیگی میں اسے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو چنانچہ سب قومیں جو اس وسیع ملک میں آباد ہیں۔ اپنے اپنے مذہبی فرائض اور مذہبی رسوم کی ادائیگی میں ایسی ہی آزاد ہیں جیسے کہ وہ اپنے اپنے ہم مذہبوں کی حکومت کے نیچے ہوتیں گورنمنٹ انگریزی کا نہ کبھی یہ منشا ہوا۔ اور نہ ہی ہوسکتا ہے۔ کہ کسی قوم کو بلا وجہ اس کے کسی مذہبی فرائض کی ادائیگی سے روکا جاوے۔ یا ایسے اسباب پیدا کئے جاویں جن سے ایسی ادائیگی میں کسی قسم کی رکاوٹ واقع ہو۔ ہاں اگر کسی قوم کو کوئی ایسی تکلیف محسوس ہو تو گورنمنٹ کو اسکی اطلاع دینا یا اس کی طرف متوجہ کرنا یہ خود اس قوم کا فرض ہے۔ اہل اسلام سلطنت انگریزی کی ان برکات سے ہر طرح سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن ایک امر ابھی تک ایسا ہے کہ اسکی طرف گورنمنٹ کو پورے زور سے توجہ نہیں دلائی گئی۔ اور مسلمانوں کو قیصر ہند کے ہندوستان میں تاجپوشی کے مبارک موقعہ سے بڑھکر بہتر موقعہ اس غرض کے لیئے پھر میسر آنا مشکل ہوگا۔

جمعہ کا دن اسلام میں ایک نہایت مبارک دن ہے اور یہ مسلمانوں کی ایک عید ہے۔ بلکہ اس عید کی فرضیت پر جسقدر زور اسلام میں دیا گیا ہے ان دو بڑی عیدوں پر بھی زور نہیں دیا گیا۔ جنکو سب خاص و عام جانتے ہیں۔ کیونکہ یہ عید نہ صرف عید ہے۔ بلکہ اسدن کے لیئے قرآن کریم میں یہ خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔ کہ جب جمعہ کی اذان ہوجائے۔ تو ہر قسم کے کاروبار کو چھوڑ کر مسجدوں میں جمع ہوجاؤ۔ جیسا کہ فرمایا۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ و ذروا البیع۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے اسلام ظاہر ہوا۔ اسلامی ممالک میں جمعہ کی تعطیل منائی جاتی رہی ہے اور خود اس ملک ہندوستان میں برابر کئی سو سال تک جمعہ تعطیل کا دن رہا ہے۔ کیونکہ آیت مذکورہ بالا کے رو سے یہ گنجائش نہیں دیگئی۔ کہ جمعہ کی نماز کو معمولی نمازوں کی طرح علیحدہ علیحدہ بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ جماعت میں حاضر ہونا اور خطبہ سننا اور جماعت کیساتھ نماز ادا کرنا اس کے لیئے ضروری قرار دیئے گئے ہیں۔ بلکہ عید کی نماز کے لیئے بھی اسقدر تاکید اسلام میں نہیں جس قدر کہ جمعہ کی نماز کیلیئے ہی اور مذہب اسلام کے رو سے جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے وہ سخت گنہگار ہے۔ ہندوستان کی تین بڑی قوموں یعنی ہندوؤں عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے ایک خاص دن میں عبادت الہی کے لیئے جس شدومد سے قرآن شریف میں جمعہ کے متعلق حکم ہے باقی دو قوموں کے سبت کے متعلق اس زور سے قطعاً انکی مقدس کتابوں میں ذکر نہیں۔ ان تمام باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ ایک عظیم الشان اسلامی تہوار ہے اور نماز جمعہ کے تمام شرائط کیساتھ ادا کرنیکی ہر ایک مسلمان کو ایسی سخت تاکید کی گئی ہے۔ کہ اسے صاف الفاظ میں یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اسوقت کسی دوسرے کام کو قطعاً نہ کرے

اب یہ امر ظاہر ہے کہ جسقدر کسی بڑے قوم کے بڑے بڑے تہوار ہیں۔ اُنکے منانیکے لیئے گورنمنٹ نے اپنی سب رعایا کو یکساں آسانی دے رکھی ہے۔ سب سے زیادہ مشکلات ایسے تہواروں کے منانے میں ان لوگونکو ہوسکتی ہیں جو بوجہ ملازمت گورنمنٹ اپنے وقت کے آپ مالک نہیں۔ مگر ہماری مہربان گورنمنٹ نے صرف مذہبی آزادی کو مد نظر رکھکر یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ سب قوموں کے بڑے بڑے تہواروں کے دنوں میں تمام سرکاری دفاتر اور سب عدالتیں وغیرہ بند رہیں تاکہ وہ حصہ رعایا جو ملازم گورنمنٹ ہیں اپنے دوسرے بھائیوں کیساتھ ان تہواروں کے منانے میں شریک ہوسکیں۔ درحقیقت اگر گورنمنٹ اپنے ملازمین کو اسقدر آزادی نہ دیتی تو پھر مذہبی آزادی برائے نام ہوتی۔ پس گورنمنٹ کے اس طریق عمل سے کہ اپنے ملازمین کی خاطر وہ بڑے بڑے قومی تہواروں کے دنوں میں اپنے سب دفاتر کو بند رکھتی ہے۔ یہ امر تو ظاہر ہوگیا۔ کہ گورنمنٹ کا دلی منشا یہ ہے۔ کہ کسی قوم کو اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی روک محسوس نہ ہو۔ لیکن جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیئے جہانتک دیکھا گیا ہے اس قسم کی آزادی ابھی تک حاصل نہیں اور شہنشاہ ہند کی تاجپوشی کے مبارک موقعہ پر اس آزادی کے حصول کے لیئے جسقدر زور دیا جائے کم ہے +

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ اسبات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ ہر ہفتہ میں دو دن کی تعطیل ہو۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اتوار شاہ وقت کے مذہب کے لحاظ سے تعطیل کا ضروری دن ہے۔ پس کوئی ایسی تجویز گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنی چاہیئے۔ جس سے نظام گورنمنٹ میں بھی کوئی مشکلات پیش نہ آویں۔ اور اہل اسلام کو یہ مذہبی آزادی بھی ملجائے۔ اسکی آسان راہ یہ ہے۔ کہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کیوقت یا تو سب دفاتر اور عدالتیں سکول کالج وغیرہ دو گھنٹے کے لیئے بند ہوجاویں یا کم از کم اتنی دیر کے لیئے مسلمان ملازمین اور مسلمان طلباء کو اجازت ہو۔ کہ وہ نماز جمعہ ادا کرلیں۔ اور اسکے متعلق جملہ دفاتر جملہ محکموں میں گورنمنٹ کی طرف سے سرکلر ہوجائے۔ گو اسوقت بعض افسر اس قسم کی اجازت اپنے ماتحتوں کو دیتے ہیں۔ مگر ایسی مثالیں کم ہیں۔ اور خصوصاً سکولوں اور کالجوں میں تو بالکل نہیں ایسی اجازت نہ صرف مسلمانوں کی راہ سے ایک بڑی روک کو اٹھائے گی۔ بلکہ آخر کار گورنمنٹ کے لیئے بھی یہ فائدہ مند ثابت ہوگی۔ کیونکہ نماز جمعہ میں ایک لازمی جزو خطبہ کا سننا ہے۔ اور خطبہ کیا ہے۔ اس میں یا تو اخلاقی وعظ ہوتا ہے یا پیش آمدہ امور میں مسلمانوں کو جو راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ اسکا ذکر ہوتا ہے گورنمنٹ خود اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے کہ طلباء کی مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام ہو۔ تاکہ جو بد نتائج خالی دنیوی تعلیم سے پیدا ہورہے ہیں جس کے ساتھ اخلاقی و دینی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ ان کا انسداد ہوسکے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر گورنمنٹ اور علمائے اہل اسلام توجہ کریں۔ تو جمعہ کے خطبہ سے بڑھکر کوئی بہتر صورت اخلاقی اور دینی وعظ اور تعلیم کی

نہیں۔ کیونکہ اس سے سب خاص و عام فائدہ اٹھا سکتے ہیں*

اور یہ امر کہ جمعہ کے دن دو گھنٹوں کے لیے مسلمان ملازمین اور مسلمان طلبار کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیئے اجازت دیدی جاوے کوئی ایسا امر نہیں جس سے گورنمنٹ کی راہ میں کوئی مشکلات پیدا ہوتی ہوں۔ کیونکہ سکولوں اور کالجوں میں تو یہ ضرورت صرف سردیوں کے موسم میں پیش آئیگی گویا سال میں صرف چھ ماہ کے لیئے اس انتظام کی ضرورت ہوگی۔ باقی چھ ماہ اس وجہ سے کہ سکول اور کالج گرمیوں میں گیارہ یا بارہ بجے بند ہو جاتے ہیں۔ ایسی ضرورت نہوگی۔ اور ملازمین گورنمنٹ کی اسقدر دیر کے لیئے غیر حاضری سے جسقدر نقصان ہوگا۔ اسکی تلافی وہ خود بعد از وقت کام کرکے کر سکتے ہیں کیونکہ جو کام انکے ذمہ ڈالا گیا ہے وہ انہیں بہر حال پورا کرنا ہوگا۔ برٹش گورنمنٹ کے نظام میں اس قسم کی مثالیں پہلے موجود ہیں۔ کیونکہ اس گورنمنٹ کو مختلف قوموں پر حکمرانی کا موقعہ خدا نے دیا ہے۔ اسلیئے وہ حتی الوسع ان مختلف اقوام کی مذہبی اصولوں کو مدنظر رکھکر کام کرتی ہے۔ چنانچہ مصر میں جہاں بڑا عنصر آبادی کا مسلمان ہے اور خدیو مصر برٹش نگرانی کے نیچے حکمرانی کرتے ہیں وہاں تعطیل کا دن بجائے اتوار کے جمعہ ہی ہے چنانچہ سکول کالج دفاتر عدالتیں وہاں جمعہ کو بند ہوتی ہیں۔ اور اس طرح پر اہل اسلام کو اس حکم کے بجا لانے میں جو نماز جمعہ کے متعلق تاکیدی طور پر قرآن کریم میں دیا گیا ہے۔ کوئی دقت نہیں مگر وہاں چونکہ ایک کثیر حصہ اعلیٰ عہدہ داران کا انگریزوں کا ہے جو عیسائی مذہب رکھتے ہیں۔ اسلیئے گورنمنٹ نے انکو یہ سہولت دے رکھی ہے۔ کہ وہ اتوار کے دن چاہیں۔ تو کام پر حاضر نہ ہوں۔

اور اپنے کام کو باقی دنوں میں پورا کردیں۔ پس جہاں اعلیٰ عہدہ داران کو محض ان کی مذہبی آزادی قایم رکھنے کے لیئے برٹش گورنمنٹ نے اسقدر اجازت دیدی ہے۔ ہندوستان میں مسلمان ملازمین کو جنکی نسبت بھی کل عملہ سے بہت تھوڑی ہے۔ صرف دو گھنٹے کیلیئے اجازت کا ملجانا ایک یقینی امر ہے کیونکہ صرف ساتویں دن دو گھنٹے کے لیئے چند ملازمین کی غیر حاضری سے جو وہ بھی اکثر غیر ذمہ واری کے عہدوں پر ہونگے کام کا کوئی بڑا حرج متصور نہیں۔ اور اگر کوئی حرج بھی ہو۔ تو وہی ملازم خود اپنے کام کو پورا کرنیکے ذمہ وار ہونگے*

غرضیکہ ایک طرف جب ہم نماز جمعہ کے لیئے سخت تاکیدی حکم قرآن شریف میں پاتے ہیں۔ جس میں اسقدر تاکید ہے کہ صاف الفاظ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ جب نماز جمعہ کا وقت آجائے۔ تو تم دنیا کے ہر ایک قسم کے کاروبار چھوڑ کر نماز جمعہ کی ادائیگی میں مصروف ہو جاؤ۔ اور جبتک نماز ادا نہ کرلو۔ کسی کام کی طرف متوجہ نہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت کے نیچے آؤ گے۔ اور اس کیساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ نماز جمعہ میں خطبہ میں جو اخلاقی تعلیم مسلمانوں کو دیجاتی ہے۔ وہ ملک اور گورنمنٹ کے لیئے کسقدر مفید ہے۔ اور پھر دوسری طرف ہم ایسی نظیر بھی پاتے ہیں جس میں اسی قسم کی دقت ایکدوسرے ملک میں پیش آنے پر انگریزی گورنمنٹ نے اپنے ملازمین کے مذہبی حقوق کی ادائیگی کو ان کے سرکاری کام میں حاضری پر ترجیح دیکر علاوہ تعطیل کے دن کے ایک دن اور بھی انہیں غیر حاضر رہنے کی اجازت دی ہے۔ اور جو امر ہم پیش کرتے ہیں۔ اس کی دقت اس دقت سے بدرجہا کم بھی ہے۔ کیونکہ صرف دو گھنٹے کی رخصت نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیئے نہ آرام کے لیئے ہم چاہتے ہیں۔ تو ہمیں یقین کامل ہوتا ہے۔ کہ شہنشاہ جارج پنجم کی تاج پوشی کے موقعہ پر اگر کل ہندوستان کے مسلمان متفق ہوکر اس مذہبی رکاوٹ کے دور کیا جانے کی درخواست کریں۔ تو گورنمنٹ انگریزی ضرور ان کی اس دقت پر غور فرماکر اس کی اصلاح اس مبارک موقعہ پر کرکے چھ سات کروڑ نہیں بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو مسخر کرے گی۔ کیونکہ مسلمان قوم سب سے بڑھکر مذہبی آزادی کی دل سے قدردانی کرنیوالی ہے*

ان وجوہات مذکورہ بالا کی بنا پر ہم نے ایک میموریل تیار کیا ہے جو حضور وائسرائے ہند کیخدمت میں بھیجا جاویگا۔ لیکن چونکہ جس امر کی اس میموریل میں درخواست کیگئی ہے۔ وہ جملہ اہل اسلام کا مشترک کلم ہے۔ اسلیئے قبل اس کے کہ یہ میموریل حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیجا جاوے ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اسکا خلاصہ مسلمان پبلک اور مسلمان اخبارات اور انجمنوں کے سامنے پیش کیا جاوے تاکہ وہ سب اس پر اپنی اتفاق رائے کا اظہار بذریعہ رزولیوشنوں و تحریرات وغیرہ کے کرکے گورنمنٹ پر اس سخت ضرورت کو ظاہر کریں۔ تاکہ اس مبارک موقعہ پر یہ آزادی اہل اسلام کو حاصل ہو جاوے۔ ہمیں غرض صرف اس امر سے ہے۔ کہ جملہ اہل اسلام کے اتفاق سے جیسی کہ یہ ضرورت متفقہ ہے۔ یہ درخواست حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہو اور یہ غرض نہیں کہ ضرور ہم ہی اس کو پیش کرنیوالے ہوں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے اسلیئے ہم نے اسے پیش کردیا ہے۔ اگر کوئی انجمن یا جماعت ایسی ہو جو صرف اسوجہ سے اس کیساتھ اتفاق نہ کرے کہ یہ میموریل ہماری طرف سے کیوں پیش ہوتا ہے۔ تو ہم بڑی خوشی سے اپنے میموریل کو گورنمنٹ کی خدمت میں نہیں بھیجینگے۔ بشرطیکہ اس کے بھیجنے کا اور کوئی مناسب انتظام کرلیا جاوے*

پس یہ اشتہار جملہ ایڈیٹران اخبارات اسلامیہ و سکرٹریان انجمنہائے و شاخہائے لیگ و معزز اہل اسلام کی خدمت میں اس غرض کے لیئے بھیجا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد بذریعہ ریزولیوشنوں کے اور بذریعہ تحریرات کے اس پر اظہار رائے کریں۔ تاکہ عام مسلمانوں کی طبایع کا میلان دیکھکر اس درخواست کو پیش کیا جاوے*

المعلن

نورالدین

(خلیفۃ المسیح الموعود) قادیان ضلع گورداسپور

یکم جولائی ۱۹۱۱ء

روحانی تعلیم

جناب اڈیٹر صاحب - السلام علیکم - آپکے اخبار مورخہ ۲۹ - جون ۱۹۱۱ میں کلام امیر کی ذیل میں مینے حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال روحانی تعلیم کے متعلق پڑھے مجھے گیتا شریف کے چند ایک شلوک یاد آگئے۔ جنکی اس اقوال کیساتھ عجیب مطابقت ہے آپکے اخبار کے ناظرین کی آگاہی کے لیئے عرض کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال

"مجھ سے بھی لوگوں نے پوچھا ہے کہ تم کیا روحانی تعلیم دیتے ہو اور اس جماعت میں کیا روحانیت ہے۔ سو میں کھولکر سناتا ہوں کہ روحانیت یہی ہے۔ تمہارا اٹھنا۔ بیٹھنا چلنا پھرنا سونا جاگنا پڑھنا تجارت کرنا۔ کوئی اور محنت لمنا جلنا سب کچھ اللہ کے لیئے ہو سب میں خدا یاد رہے۔ اپنے سارے کاموں میں اللہ کی رضا مدنظر رکھو۔ پس یہی تصوف۔ یہی فقیری۔ یہی روحانیت یہی روحانی تعلیم ہے"

گیتا شریف کے شلوک

چہ طاعت چہ ہمت چہ سالک شدن ٭ چہ مملوک گشتن چہ مالک شدن

نہیں۔ کیونکہ اس سے سب خاص و عام فائدہ اٹھا سکتے ہیں +

اور یہ امر کہ جمعہ کے دن دو گھنٹوں کے لیے مسلمان ملازمین اور مسلمان طلباء کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے اجازت دیدی جاوے کوئی ایسا امر نہیں جس سے گورنمنٹ کی راہ میں کوئی مشکلات پیدا ہوتی ہوں۔ کیونکہ سکولوں اور کالجوں میں تو یہ ضرورت صرف سردیوں کے موسم میں پیش آئیگی گویا سال میں صرف چھ ماہ کے لیے اس انتظام کی ضرورت ہوگی۔ باقی چھ ماہ اس وجہ سے کہ سکول اور کالج گرمیوں میں گیارہ یا بارہ بجے بند ہو جاتے ہیں۔ ایسی ضرورت نہوگی۔ اور ملازمین گورنمنٹ کی اسقدر دیر کے لیے غیر حاضری سے جسقدر نقصان ہوگا۔ اسکی تلافی وہ خود بعد از وقت کام کر کے کر سکتے ہیں کیونکہ جو کام انکے ذمہ ڈالا گیا ہے وہ انہیں بہر حال پورا کرنا ہوگا۔ برٹش گورنمنٹ کے نظام میں اس قسم کی مثالیں پہلے موجود ہیں۔ کیونکہ اس گورنمنٹ کو مختلف قوموں پر حکمرانی کا موقعہ خدا نے دیا ہے۔ اسلیئے وہ حتی الوسع ان مختلف اقوام کی مذہبی اصولوں کو مدنظر رکھکر کام کرتی ہے۔ چنانچہ مصر میں جہاں بڑا عنصر آبادی کا مسلمان ہے اور خدیو مصر برٹش نگرانی کے نیچے حکمرانی کرتے ہیں وہاں تعطیل کا دن بجائے اتوار کے جمعہ ہی ہے چنانچہ سکول کالج دفاتر عدالتیں وہاں جمعہ کو بند ہوتی ہیں۔ اور اس طرح پر اہل اسلام کو اس حکم کے بجا لانے میں جو نماز جمعہ سے متعلق تاکیدی طور پر قرآن کریم میں دیا گیا ہے کوئی دقت نہیں مگر وہاں چونکہ ایک کثیر حصہ اعلیٰ عہدہ داران کا انگریزوں کا ہے جو عیسائی مذہب رکھتے ہیں۔ اسلیئے گورنمنٹ نے انکو یہ سہولت دے رکھی ہے۔ کہ وہ اتوار کے دن چاہیں۔ تو کام پر حاضر نہوں۔

اور اپنے کام کو باقی دنوں میں پورا کر دیں۔ پس جہاں اعلیٰ عہدہ داران کو محض ان کی مذہبی آزادی قائم رکھنے کے لیئے برٹش گورنمنٹ نے اسقدر اجازت دیدی ہے۔ ہندوستان میں مسلمان ملازمین کو جنکی نسبت بھی کل عملہ سے بہت تھوڑی ہے۔ صرف دو گھنٹے کیلیئے اجازت کا ملجانا ایک یقینی امر ہے کیونکہ صرف ساتویں دن دو گھنٹے کے لیئے چند ملازمین کی غیر حاضری سے جو وہ بھی اکثر غیر ذمہ داری کے عہدوں پر ہونگے کام کا کوئی بڑا حرج متصور نہیں۔ اور اگر کوئی حرج بھی ہو۔ تو وہی ملازم خود اپنے کام کو پورا کرنیکے ذمہ دار ہونگے +

غرضیکہ ایک طرف جب ہم نماز جمعہ کے لیئے سخت تاکیدی حکم قرآن شریف میں پاتے ہیں۔ جس میں اسقدر تاکید ہے کہ صاف الفاظ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ جب نماز جمعہ کا وقت آجائے۔ تو تم دنیا کے ہر ایک قسم کے کاروبار چھوڑ کر نماز جمعہ کی ادائیگی میں مصروف ہو جاؤ۔ اور جب تک نماز ادا نہ کر لو۔ کسی کام کی طرف متوجہ نہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت کے نیچے آؤ گے۔ اور اس کیساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ نماز جمعہ میں خطبہ میں جو اخلاقی تعلیم مسلمانوں کو دیجاتی ہے۔ وہ ملک اور گورنمنٹ کے لیئے کسقدر مفید ہے۔ اور پھر دوسری طرف ہم ایسی نظیر بھی پاتے ہیں جس میں اسی قسم کی دقت ایکدوسرے ملک میں پیش آنے پر انگریزی گورنمنٹ نے اپنے ملازمین کے مذہبی حقوق کی ادائیگی کو ان کے سرکاری کام میں حاضری پر ترجیح دیکر علاوہ تعطیل کے دن کے ایک دن اور بھی انہیں غیر حاضر رہنے کی اجازت دی ہے۔ اور جو امر ہم پیش کرتے ہیں۔ اس کی دقت اس دقت سے بدرجہا کم بھی ہے۔ کیونکہ صرف دو گھنٹے کی رخصت نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیئے نہ آرام کے لیے ہم چاہتے ہیں۔ تو ہمیں یقین کامل ہوتا ہے۔ کہ شہنشاہ جارج پنجم کی تاج پوشی کے موقعہ پر اگر کل ہندوستان کے مسلمان متفق ہو کر اس مذہبی رکاوٹ کے دور کیا جانے کی درخواست کریں۔ تو گورنمنٹ انگریزی ضرور ان کی اس دقت پر غور فرما کر اس کی اصلاح اس مبارک موقعہ پر کر کے چھ سات کروڑ نہیں بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو مسخر کرے گی۔ کیونکہ مسلمان قوم سب سے بڑھکر مذہبی آزادی کی دل سے قدر دانی کرنیوالی ہے +

ان وجوہات مذکورہ بالا کی بنا پر ہم نے ایک میموریل تیار کیا ہے جو حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجا جاویگا۔ لیکن چونکہ جس امر کی اس میموریل میں درخواست کیگئی ہے۔ وہ جملہ اہل اسلام کا مشترک کام ہے۔ اسلیئے قبل اس کے کہ یہ میموریل حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیجا جاوے ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اسکا خلاصہ مسلمان پبلک اور مسلمان اخبارات اور انجمنوں کے سامنے پیش کیا جاوے تاکہ وہ سب اس پر اپنی اتفاق رائے کا اظہار بذریعہ رزولیوشنوں و تحریرات وغیرہ کے کر کے گورنمنٹ پر اس سخت ضرورت کو ظاہر کریں۔ تاکہ اس مبارک موقعہ پر یہ آزادی اہل اسلام کو حاصل ہو جاوے۔ ہمیں غرض صرف اس امر سے ہے۔ کہ جملہ اہل اسلام کے اتفاق سے جیسی کہ یہ ضرورت متقاضی ہے۔ یہ درخواست حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہو اور یہ غرض نہیں کہ ضرور ہم ہی اس کو پیش کرنیوالے ہوں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے۔ اسلیئے ہم نے اسے پیش کر دیا ہے۔ اگر کوئی انجمن یا جماعت ایسی ہو جو صرف اسوجہ سے اس کیساتھ اتفاق نہ کرے کہ یہ میموریل ہماری طرف سے کیوں پیش ہوتا ہے۔ تو ہم بڑی خوشی سے اپنے میموریل کو گورنمنٹ کی خدمت میں نہیں بھیجینگے۔ بشرطیکہ اس کے بھیجنے کا اور کوئی مناسب انتظام کر لیا جاوے +

پس یہ اشتہار جملہ ایڈیٹران اخبارات اسلامی و سکرٹریاں انجمنہائے و شاخہائے لیگ و معزز اہل اسلام کی خدمت میں اس غرض کے لیئے بھیجا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد بذریعہ ریزولیوشنوں کے اور بذریعہ تحریرات کے اس پر اظہار رائے کریں۔ تاکہ عام مسلمانوں کی طبائع کا میلان دیکھکر اس درخواست کو پیش کیا جاوے +

المعلن

نور الدّین

(خلیفۃ المسیح الموعود) قادیان ضلع گورداسپور

یکم جولائی ۱۹۱۱ء

روحانی تعلیم

جناب اڈیٹر صاحب - السلام علیکم - آپکے اخبار مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۱ء میں کلام امیر کی ذیل میں مینے حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال روحانی تعلیم کے متعلق پڑھے مجھے گیتا شریف کے چند ایک شلوک یاد آگئے جنکی اس اقوال کیساتھ عجیب مطابقت ہے آپکے اخبار کے ناظرین کی آگاہی کے لیئے عرض کرتا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال

"مجھ سے بھی لوگوں نے پوچھا ہے کہ تم کیا روحانی تعلیم دیتے ہو اور اس جماعت میں کیا روحانیت ہے۔ سو میں کھولکر سناتا ہوں کہ روحانیت یہی ہے۔ تمہارا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سونا جاگنا پڑھنا تجارت کرنا۔ کوئی اور محنت کرنا چلنا سب کچھ اللہ کے لیئے ہو سب میں خدا یاد رہے۔ اپنے سارے کاموں میں اللہ کی رضا مدنظر رکھو۔ بس یہی تصوف۔ یہی فقیری۔ یہی روحانیت یہی روحانی تعلیم ہے"۔

گیتا شریف کے شلوک

چہ طاعت چہ ہمت چہ مالک شدن چہ مملوک گشتن چہ مالک شدن

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد	۹؍	عقاید احمدیہ	۲؍
سنت احمدیہ	۴؍	معیار الصادقین	۳؍
شہادت القرآن	۲؍	الاستخلاف	۳؍
چولہ گرو نانک صاحب	۸؍	مجموعہ فتاوی احمدیہ	عہ؍
ظہور المسیح	۲؍	ضرورت زمانہ	۸؍
ثنائی چکر	۱؍	کشف الاسرار	۲؍
صحیفہ آصفیہ	۲؍	مباحثہ رامپوری	۲؍
البرہان الصریح	۱؍	شرایط بیعت ۱۲۵ عہ؍ ۵۰	۸؍
فرزند علی بجواب ابراہیم	۲؍	شری نہہ کلنک درشن	۸؍
قرآن شریف مجلد بجلد چرمی ترجمہ		مکتوبات احمدیہ بجای ۸؍	۴؍
شاہ رفیع الدین صاحب	عہ ۲؍	رویائے صالحہ	۴؍
احسن القصص	۲؍	مبادی الصرف	۲؍

رسید زر

۲۳ - مئی ۱۹۱۱ء

نام	نمبر	رقم	نام	نمبر	رقم
ڈاکٹر محمد حسین صاحب	۲۶۷۶	للعہ	۲۴ - مئی ۱۹۱۱ء		
چوہدری غلام حیدر صاحب	۱۹۸۷	للعہ	عبدالرزاق صاحب	۲۷۰۳	للعہ
میاں جان محمد	۱۷۹۵	۱۲؍	میاں محمد دین صاحب سرا عیوب	۲۶۷۵	۲؍
منشی محمد رفیق	۲۲۷۸	للعہ			

۳ - جون ۱۹۱۱ء

نام	نمبر	رقم	نام	نمبر	رقم
محمد سعید صاحب	۲۰۹۷	للعہ	حافظ غلام احمد صاحب	۲۲۴۳	۱۲؍

۵ - جون ۱۹۱۱ء

نام	نمبر	رقم	نام	نمبر	رقم
نظام الدین صاحب	۱۸۹۱	عہ	ملاں موسیٰ	۲۶۹۵	عہ ۴؍
محمد خان صاحب	۲۴۴۸	عہ	محمد شفیع	۲۵۸۵	عہ ۸؍
رحمت اللہ صاحب	۲۲۹۷	عہ	سید اسد اللہ شاہ	۵۹۲	للعہ
شیخ فتح محمد خاں	۱۱۲۰	للعہ	عبدالحکیم صاحب	۱۳۱۸	للعہ
عبدالعزیز صاحب	۱۹۶۹	للعہ	نصراللہ خان صاحب	۲۱۵۵	للعہ
عبدالرحمن صاحب	۲۳۹۹	للعہ	چوہدری اللہ دتہ	۲۴۹۲	عہ ۱۲؍
حمایت خاں	۲۵۷۶	للعہ	محمد عبداللہ صاحب	۲۸۵۵	للعہ

۶ - جون ۱۹۱۱ء

نام	نمبر	رقم	نام	نمبر	رقم
قطب دین صاحب	۳۸۷	للعہ	شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم	۲۱۸۷	للعہ
یار محمد خاں	۲۸۶۶	عہ ۲؍			

۷ - جون ۱۹۱۱ء

نام	نمبر	رقم	نام	نمبر	رقم
نبی بخش صاحب	۱۴۲۹	للعہ	عبدالحلیم	۲۸۲۷	للعہ
قاضی حبیب اللہ صاحب	۸۷۵	للعہ	نظام الدین صاحب	۱۵۵۲	۲؍

حق کی فتح

شیخ غلام احمد صاحب بہت سی صعوبات سفر میں برداشت کرکے پونچھ پہونچے - وہاں مخالفین نے آپ پر مقدمہ بنانے کے منصوبے کئے - آپنے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سامنے اپنے عقاید و وعظ کا نمونہ دیا - جس سے وہ مطمئن ہو گئے - اور مخالفین خائب و خاسر رہے -

دعا کرو

- پیر غلام غوث محمد قریشی ساکن گولیکے جو اس سال حج کرکے آئے ہیں اسہال و بخار سے بیمار ہیں - احباب سے درخواست ہے - کہ انکی صحت عاجلہ و شفاء کاملہ کی دعا کیجائے -

ناطہ کی ضرورت

ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لیئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - منفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو

محمد امین فضل کریم کالج اسٹریٹ ۶۸ کلکتہ

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں -

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی -

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وشرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں -

مفت

میزان لیکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے - تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کر دینگے - اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کر دیں - انکے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں - عیسائی یا غیر عیسائی کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بک پیکٹ روانہ کیا جاویگا -

محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان (گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں
اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا یہاں تہاں ہیضہ کا آنا ہی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی کافور ہے - یہ دوا ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لیئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴؍ محصولڈاک ۱ تا ۴ تک ۵؍

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے - اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لیئے نہایت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اشتہار کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے - قیمت فی شیشی ۸؍ (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۱ تا ۲ تک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

مجربات عجائب

فن حکمت میں یہ وہ کتاب ہے - جس کے مجرب نسخوں پر عمل کرنیسے ایوس اپنی مراد کو پہونچے اس کتاب کا ہر نسخہ ایک اشرفی کو بھی سستا ہے قیمت عہ

راز مخفی علم طب کے مخفی راز بطور سوال و جواب ظاہر کیا ہے ۸؍

بہار زندگی سہ رسالہ دستکاری - ہر قسم کے لذیذ کھانے مقوی ایسے کشتہ جات دستکاری کے طریقے نہایت آسان درج ہیں - قیمت ایک روپیہ

المشتہر

ایس آر دین احمد اینڈ کمپنی دہلی گلی قائم جان سے طلب کرو -

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور معدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ۱۲؍ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

ضرورت نکاح

میاں محمد بخش احمدی قادیان جو ریشم کا کام جانتے ہیں نکاح کے خواہشمند ہیں - انکی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے - وہ بیان کرتے ہیں کہ نکاح کیلیئے کافی استطاعت رکھتے ہیں کوئی صاحب انکے لیئے نکاح کا انتظام کرکے ماجور من اللہ ہوں - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہو -

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد ۹ر عقاید احمدیہ ۲ر
سنت احمدیہ ۴ر معیار الصادقین ۳ر
شہادت القرآن ۲ر الاستخلاف ۳ر
چولہ گرو نانک صاحب ۱ر مجموعہ فتاوی احمدیہ عہ
ظہور المسیح ۴ر ضرورت زمانہ ۸ر
تنائی چکر ار کشف الاسرار ۲ر
صحیفہ آصفیہ ۲ر مباحثہ رامپوری ۲ر
البرہان الصریح لر شرایط بیعت ۱۲۵ عہ ر ۵۰ ۸ر
فرزند علی بجواب ابراہیم ۳ر شری نہہ کلنک درشن ۸ر
قرآن شریف مجلد بہ جلد چرمی ترجمہ مکتوبات احمدیہ بجای ۶ر ۴ر
شاہ رفیع الدین صاحب عہ ۲ر رویائے صالحہ ۴ر
احسن القصص ۲ر مبادی الصرف ۲ر

رسید زر

۲۳ - مئی ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر محمد حسین صاحب ۲۶۶۶ للعہ ۲۴ - مئی ۱۹۱۱ء
چوہدری غلام حیدر صاحب ۱۲۸۷ للعہ عبدالرزاق صاحب ۲۷۰۳ للعہ
میاں جان محمد ۱۶۲۵ ۸ر میاں محمد دین صاحب سراجدین ۲۶۷۵ سے ر
منشی محمد رفیق ۲۶۷۸ للعہ

۳ - جون ۱۹۱۱ء

محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ للعہ حافظ غلام احمد صاحب ۱۲۴۲ للعہ

۵ - جون ۱۹۱۱ء

نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ ۸ر ملاں موسیٰ ۲۶۹۵ ۴ر
محمد خان صاحب ۲۶۴۸ للعہ محمد شفیع ۲۵۴۵ ۸ر
رحمت اللہ صاحب ۲۲۶۷ عہ سید اسداللہ شاہ ۲۵۹۳ للعہ
شیخ فتح محمد خاں ۱۱۳۰ للعہ عبدالحکیم صاحب ۱۳۱۸ للعہ
عبدالعزیز صاحب ۱۶۶۹ للعہ نصراللہ خان صاحب ۲۱۵۵ للعہ
عبدالرحمن صاحب ۲۳۹۹ للعہ چوہدری اللہ دتہ ۲۴۹۲ ۸ر
حمایت خاں ۲۵۷۶ للعہ محمد عبداللہ صاحب ۲۴۵۵ للعہ

۶ - جون ۱۹۱۱ء

قطب دین صاحب ۳۸۷ للعہ شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم ۲۶۶۷ للعہ
یار محمد خاں ۲۶۶۶ ۸ر

۸ - جون ۱۹۱۱ء

نبی بخش صاحب ۱۴۳۹ للعہ عبدالحلیم ۲۶۲۷ للعہ
قاضی حبیب اللہ صاحب ۶۷۵ للعہ نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ سے ر

حق کی فتح

شیخ غلام احمد صاحب بہت سی صعوبات سفر میں برداشت کر کے پونچھ پہنچے۔ وہاں مخالفین نے آپ پر مقدمہ بنانے کے منصوبے کئے۔ آپنے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سامنے اپنے عقاید و وعظ کا نمونہ دیا۔ جس سے وہ مطمئن ہو گئے۔ اور مخالفین خائب و خاسر رہے۔

دعا کرو

پیر غلام غوث محمد قریشی ساکن گولیکے جو اس سال حج کر کے آئے ہیں اسہال و بخار سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ انکی صحت عاجلہ و شفاء کاملہ کی دعا کیجاوے۔

ناطہ کی ضرورت

ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لیے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو

محمد امین فضل کریم کالج اسٹریٹ ۶۲ کلکتہ

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۸ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

مفت

نیو اپنا لیکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے۔ تا کہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کر دینگے۔ اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کر دیں۔ انکے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ عیسائی یا غیر عیسائی کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ پیڈ پیکٹ روانہ کیا جاویگا۔

محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان (گورداسپور)

ضرورت نکاح

میاں محمد بخش احمدی قادیان جو ریشم کا کام جانتے ہیں نکاح کے خواہشمند ہیں۔ انکی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نکاح کیلئے کافی استطاعت رکھتے ہیں کوئی صاحب انکے لیے نکاح کا انتظام کر کے ماجور من اللہ ہوں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

شروع پارہ ستائیسواں

رکوع نمبر ۱

(سورۃ الذّٰریٰت رکوع نمبر ۲)

مؤرخہ ۲۲ - مئی سنہ ۱۹۱۱ء

مسوّمۃً - ٹھیک ٹھاک - نشان کردہ

مسرفین - خطاکار - شریعت نے جو حدود قائم کی ہیں ان سے بڑھ کر کوئی کام کیا جاوے تو وہ اسراف ہے۔

برکنہ - رکن - طاقت

ملیمٌ - ملامت اٹھانے والا - بری حالت میں۔

سورہ الذّٰریٰت رکوع ۳ پارہ ۲۷ رکوع ۲

۲۴ - مئی سنہ ۱۹۱۱ء

موسعون - فراخ کرنے والے ہیں۔

تذکرون - یاد کرو - تذکر یاد دہانی کو کہتے ہیں۔

ففرّوا الی اللہ - جس طرح ایک بچہ کو اس کی ماں مارتی ہے تو وہ اسی کی طرف دوڑتا ہے اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ جب اسے کوئی دکھ پہونچے۔ تو خدا ہی کی طرف دوڑے

ولا تجعلوا مع اللہ الٰھًا اٰخر - الٰہ معبود کو کہتے ہیں اور معبود اسے جس کی کامل تعظیم سے فرمان برداری کی جاوے۔

سورہ الذّٰریٰت کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الطّور - رکوع ۱ پارہ ۲۷ رکوع ۳

۲۵ - مئی سنہ ۱۱ء

رقٍّ - لمبی چوڑی تختی - انہوں نے تورات کو اس طرح بنا کر رکھا تھا کہ جس طرح چرخ ہوتا ہے۔ یعنے ایک رولر پر چمڑا وغیرہ لپٹا ہوا - جوں جوں پڑھتے جاؤ کھولتے جاؤ۔

البیت المعمور - حضرت موسیٰ جب سفر پر تھے۔ تو انہوں نے ایک خیمہ (عبادت کے لئے) بنایا تھا دشمن اسے گرانا چاہتا تھا۔ مگر خدا جس کا نگہبان ہو اسے کون گرا سکتا ہے معمور میں ظاہر کیا ہے کہ وہ آباد رہے گا - اور السقف المرفوع سے یہ کہ وہ بڑی شان والا مکان ہے - جب بیت اللہ کو بنایا تو حضرت موسٰے کے خیمہ کی طرز پر بنایا۔

مسجور - پُر کیا ہوا - بھرا ہوا - اور ایک معنے یہ بھی کئے ہیں - کہ ابھرا ہوا - اللہ تعالیٰ نے ان قسموں کے بعد یہ دعوے پیش کیا ہے کہ ان عذاب ربک لواقع - بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔

دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا - مگر لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر اللہ تعالے کا عذاب آیا اور ان کو ہلاک کر دیا اسمیں مشرکین کو بتایا گیا کہ یہ نبی (سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضرت موسٰے کی طرز پر آیا ہے۔

پہلے دنیا میں جو رسول آئے ہیں وہ خاص ایک قوم کے لئے آئے - مگر نبی کریم جو آئے وہ سب کے لئے نبی ہو کر آئے - کوئی بستی نہیں کوئی قصبہ نہیں - مگر اس میں ضرور کوئی نہ کوئی نذیر آیا ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب رسولوں کے مظہر ہیں - اور آپ جامع کمالات بھی ہیں - جس طرح حضرت موسے کا مقابلہ فرعون کے ساتھ تھا اسی طرح آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ابوجہل سے ہوا - اسی نسبت کے لحاظ سے حضرت موسیٰ کا ذکر کیا ہے - یعنے جس طور پر خداوند تعالیٰ کی وحی حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی - اور خدا کی طرف سے ان کو کتاب دی گئی اور ان کا عبادت خانہ قائم اور محفوظ رہا اور وہ سمندر سے صحیح و سالم نکل آئے - اور دشمن ہلاک ہوئے اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید دیا جاوے گا ان کے معابد معمور و مرفوع رہیں گے اور یہ کامیاب اور دشمن ہلاک ہوگا۔

موراً - جو بہت جلدی سے گذر جاوے یعنے اس دن عذاب آئے گا اسے کوئی روکنے والا نہ ہوگا - یہ واقع ظہر کے طور پر قیامت کو ہوگا اور بطور بطن جنگ بدر والے دن یہ سب کچھ پورا ہوا - بادل آیا - بارش ہوئی جس سے مومنوں کے قدم جم گئے - اور بڑے بڑے امرار ہلاک ہوئے۔

خوض - نکتہ چینی

دعاً - دھکیلنا۔

بقیہ رکوع ۲۵ - مئی سنہ ۱۹۱۱ء

قرآن کریم میں حق کی طرف لانے کے لئے مختلف راہیں بیان کی گئیں ہیں - چنانچہ از آں جملہ نعماء بھی ہیں جو متقین کے لئے وعدہ کی گئی ہیں یعنے رسولوں کی اتباع کرو گے - تو یہ چیز ملیں گی -

بما کنتم تعملون - بسبب تمہارے کام کرنے کے۔

حور - گوریاں

عین - فراخ چشم

امددنٰھم - امداد - قدر ضرورت سے زیادہ دینے کو کہتے ہیں اس مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو قدر سے زیادہ دیں گے۔

السموم - زہریلے ہوا کے عذاب۔

سُورۃ الطور رکوع ۲۔ پارہ ۲۷ رکوع ۴

مؤرخہ ۱۷ جون سنہ ۱۱ء

فذکّر۔ چونکہ انبیاء وہی یاد کراتے ہیں جو انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ اس لئے ذکّر فرمایا۔

کاھن۔ اس ملک میں ایسے لوگوں کو غالباً ارڑ پوپو کہتے ہیں۔ جو عرب میں مقفّی عبارتوں میں پیشگوئیاں کرتے۔ اگر غیب کی خبر نہ ہو تو پھر ایسے لوگوں کو شاعر کہتے۔

ایسے ایسے الزام محض اس لئے کہ وہ کمال نبوی کا انکار نہ کر سکتے تھے۔ پس ایسے کمالات کو وہ ایسی باتوں کی طرف منسوب کرتے کہ یہ کاہن ہے یا شاعر ہے۔ حالانکہ ایسے لوگ اکثر ذلیل ہی رہتے۔ اسی لئے بنعمت ربک میں فرمایا کہ تجھ پر بڑے بڑے انعام الٰہی ہیں ازانجملہ یہ کہ آہستہ آہستہ اسلام غالب آ رہا ہے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا۔ الم یروا انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا افہم الغالبون۔ یعنے کفر کی زمین گھٹتے جاتے ہیں اور وہ بھی بحالت ضعف کمی زندگی میں۔ ہمارے مسیح موعود کے بارے میں بھی یہی دلیل صداقت ہے۔ کہ احمدی بڑھتے گئے اور غیر احمدی گھٹتے۔

ریب المنون۔ موت کا حادثہ۔

ام ھم قوم طاغون۔ بلکہ یہ لوگ سرکشی کی وجہ سے نبی کو کاہن۔ مجنون شاعر کہہ رہے ہیں۔

بل لا یؤمنون۔ تقوّل کہنے کی جڑ بے ایمانی ہے اسکی وجہ آگے فرماتا ہے۔

فلیاتوا بحدیث مثلہ۔ ذات الٰہی بے مثل ہے۔ تو اس کے صفات افعال کلام بھی بے مثل ہے۔ پس اگر یہ انسانی کلام ہے۔ تو اس کی مثل لاؤ۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت بھی اس آیت سے ظاہر ہے کہ آپکی بعض کتابوں کی مثل باوجود تحدی کے کوئی نہ لا سکا۔ آپ کا یہ معجزہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی طفیل بطور ظل کے دیا گیا۔ تا دنیا پر حجت قائم ہو۔ کہ جناب خاتم الانبیاء کے غلام کا مقابلہ بھی علماء وفضلاء مخالفین سے ممکن نہیں۔ چہ جائیکہ خود آقا اور اس کے مولا کے کلام کا واقع میں یہی نشان اس زمانہ میں ایسا نشان ہے۔ جو قیامت تک باقی اور تمام آنے والی قوموں کے لئے حجت ہو سکتا ہے۔

ام خلقوا من غیر شیء۔ مشرکوں سے سوال ہے کہ تمہارے معبود جو ہیں ان میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا۔ ام لھم ارجل یمشون بھا کیا صرف انہی کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلیں۔ دوم یہ کہ وہ غیر معمولی مخلوق نہیں تو کیا خالق ہیں اور پھر زمین و آسمان (جن پر ہمارے بقا کا مدار ہے) کے خالق ہیں دوسرے معنوں کے لحاظ سے کفار مراد ہیں۔ اون کو ڈانٹا ہے کہ کیا وہ غیر معمولی مخلوق ہیں یا صرف یہی مخلوقات سے رہ گئے ہیں کہ اون کے فنا سے حرج واقع ہو یا خدا کی مانند خالق اور اسی طرح طاقتور ہیں کہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہیں گے۔

عندھم خزائن ربک۔ خواہ معبود مراد ہوں خواہ کفار۔ مشرکین دونوں جگہ ملزم قائم ہے

ام لھم سلّم۔ فرمایا کہ اگر پہلی باتیں نہیں تو کیا یہ بات ہے کہ اون کو کوئی آسمانی اطلاع ملتی ہے۔ اس کے ساتھ سلطان مبین ضروری ہے۔

ام لہ البنٰت ولکم البنون۔ نفس ابنیت کو تو اس دلیل سے رد فرمایا کہ جو چیز اپنے نفس سے باقی نہیں صرف اس کے لئے اولاد کی ضرورت ہے۔ جب اللہ تعالےٰ ازلی ابدی ہے تو اس کے لئے اولاد کیسی۔ صحیفۂ فطرت بھی اس پر گواہ ہے۔ کہ جو چیزیں تا بقاے عالم رہ سکتی ہیں اون کا قائم مقام کوئی نہیں اور جو نہیں رہ سکتی ہیں اون کا قائم مقام ضرور ہوتا ہے۔

یہاں چونکہ بیٹیوں کا ذکر ہے اس لئے اسے اس طرح رد فرمایا کہ تم اللہ کو مجمع صفات کاملہ یا کم از کم اپنے سے بڑھ کر مانتے ہو پس جب اپنے لئے لڑکی کو ایک داغ سمجھتے ہو۔ تو خدا کے لئے کیوں کر ثابت کرتے ہو۔

مثقلون۔ یعنے کسی دلیل کی وجہ سے انکار نہیں بلکہ کسی چٹی سے پہلوتہی کرتے ہو وہ بھی نہیں۔

فھم یکتبون۔ کسی غیب پر اعتماد ہے کہ اگر ایمان لائیں گے تو فلاں فلاں مصائب میں پھنس جائیں گے۔

مکیدون۔ وہ جنگ اور تدبیریں انہی کفار پر الٹی پڑا کرتی ہیں۔

ام لھم الٰہ غیر اللہ۔ یعنے اون کا خدا کوئی اور ہے۔ کہ خاتم الانبیاء کے خدا کی حکم کی پروا نہیں۔ دو خدا اگر برابر ہیں تو ایک لغو ہے۔ اگر ایک کم تو وہ بوجہ احتیاج خدا نہیں۔ اسی واسطے سبحٰن اللہ عمّا یشرکون فرمایا۔

۱۸ جون سنہ ۱۹۱۱ء

بقیہ۔ ۲۷ پارہ رکوع ۴ سُورۃ الطور رکوع ۲

وان یروا۔ پچھلے دلائل کا ذکر ہوا۔ اب فرماتا ہے اگر ایسے نشان بھی دکھائے جائیں جو وہ مانگتے ہیں۔ تو بھی قسم قسم کے بہانے بنانے لگیں۔ مثلاً یہ نشان ہے کہ آسمان کا ایک ٹکڑا گر پڑے۔ اور وہ بھی ہم پر۔ اب سوچنے کا مقام ہے کہ جب ٹکڑہ گرے گا تو ہلاک ہوں گے۔ پھر ایمان کب لا سکتے ہیں اور دیکھ کر بھی ایمان لانے کی توفیق نہیں بلکہ حجت بازی کریں گے کہ یہ تہ بتہ بادل ہے۔

یصعقون۔ صاعقہ گرنے والی بجلی کو کہتے ہیں (۲) وہ امر جو انسان کو بے ہوش کر دے (۳) وہ عذاب جو انسان کو پریشان کر دے۔

فذرھم حتی یلقوا۔ ہر ایک آیت کا ایک ظہر ہوتا ہے ایک بطن یہ حالات اگرچہ قیامت کو پیش آنے والے ہیں مگر اس دنیا میں بھی بطور بطن پیش آئے۔ چنانچہ پہلے جنگ بدر کے دن کسفا من السماء بادل آئے۔ کفار شکست یاب ہوئے۔ اور کوئی نصرت ان کی نہ کر سکا۔ پھر اس کے بعد فتح مکہ کے دن مشرکین عرب اپنے ارادوں میں ناکام رہے۔ یہودی۔ عیسائی اور دیگر قومیں کچھ مدت تک کوششیں کرتے رہے اور اسلام کا ڈنکا بج گیا۔

عذابا دون ذلک۔ جو لوگ اسلام کے خلاف کوششیں کرتے رہے۔ ان کے بیوی۔ بچوں۔ بھائی بہنوں کا مسلمان ہو جانا کیا کم دکھ تھا۔

سبح بحمد ربک۔ اس موعود یوم کے لئے صبر فرمایا۔ اور صبر کے لئے

۲۸۵

تسبیح وتحمید فرمائی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ کو نقصون سے پاک جاننا اور اس قدوسیت کو عالم پر ظاہر کرنا اور صفات کاملہ سے متصف جاننا اور بیان کرنا خود یہ سبق سکھاتا ہے کہ انسان صبر سے کام لے اور کسی کی ہلاکت یا اپنی تکلیف پر بے صبری نہ کرے۔

سورۃ الطور کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ النجم رکوع ۱ پارہ ۲۷ رکوع ۵

۱۹ر جون سنہ ۱۹۱۱ء

والنجم اذا ھوی۔ قسم ہے نجم کی۔ جب وہ گرتا ہے۔ مفسرین نے اس کی مختلف وجوہات لکھی ہیں جو دُور از کار ہیں۔ عمدہ ان میں سے یہ بات ہے۔ ستارے جو طلوع ہوتے ہیں۔ پھر غروب بھی ہو جاتے ہیں اور عرب میں ستارون سے لوگ راہ پاتے تھے۔ اور ٹوٹنے والے شہب کو رجوم للشیاطین فرمایا۔ پس فرمایا کہ جب شہب شیاطین کو دُور کرتے ہیں۔ تو اس نبی کی وحی میں کوئی شائبہ ضلالت نہیں ہو سکتا۔

پہلے معنون کے لحاظ سے اس کی تفسیر یون ہے کہ ستارون کے قرب و بعد کے لحاظ سے انسان راہ پاتا ہے۔ مگر غروب کے وقت غلطی کا احتمال ہے۔ مگر جو ستارہ نبی کا رہنما ہے۔ وہ ایسا نہین کہ غروب ہونے والا ہو پس اس سے غلطی نہین ہوگی۔

علمہ شدید القوی۔ اس ستارہ کی تحدید شروع ہوتی ہے۔

ذو مرۃ۔ قوت والا۔

فاستوی۔ کسی چیز پر ٹھیک درست ہو کر بیٹھ جانا۔

بالافق الاعلی۔ منتہائے بصر جو زمین اور اس شے کے درمیان نظر آتا ہے جیسے ہم لوگ اپنی زبان مین سمار کہتے ہین۔

مفسرین حضرت جبرئیل مراد لیتے ہین اور اس کے ثبوت مین سورہ تکویر کی ان آیات کو پیش کرتے ہین۔ انہ لقول رسول کریم الیٰ ولقد راہ بالافق المبین۔

لیکن اس مین ایک مشکل ہے اگر جبرئیل مراد لی جاوے۔ تو پھر فاوحی الی عبدہ۔ کی ضمیر بھی اس کی طرف پھرے گی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل کے عبد ٹھہرین گے۔

پس علمہ شدید القوی کا فاعل تا آخر اللہ ہی ہے۔ اور کان قاب قوسین مین جس قرب کا بیان ہے۔ وہ بھی تمام صوفیاء کرام کے نزدیک اللہ تعالےٰ سے ہے۔

پھر ایک اور دلیل دیتے ہین کہ حدیث مین ہے کہ جبرئیل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ آسمان کے کنارون پر دیکھا۔ مگر یہ دیکھنا اس بات کی کیون کر دلیل ہو سکتا ہے کہ تعلیم دینے والے اور منازل قرب پر پہنچانے والے بھی جبرئیل ہی ہین۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور اس کلام کے وحی ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ آپ کا معلم شدید القوی ہے۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم فرمائی۔ آپ کو اعلےٰ مدارج پر پہونچایا۔ مقام قرب دیا۔ پھر وحی سے ممتاز کیا یا یون معنے کئے جائیں گے کہ زور آور حملون سے مامور کی صداقت ثابت کرے گا۔ مخالفین کو ہلاک۔ اور وہی ہدایت دینے والا ستارہ ہے جو اس جہان پر حکومت کر رہا ہے (یہی فاستوی کے معنے ہین) اور وہ خدا آسمان کے کنارون پر تھا اور یہ دیکھنا کشفی ہے۔ اور اس قسم کی رویت سے جسمیت ثابت نہین ہوتی۔ کیون کہ انسان کے دیکھنے کے لئے ضرور ایسی صورت ہونی چاہیئے۔ جیسی اس دنیا مین دیکھی جاتی ہے پھر قریب ہوا اور لٹکا۔ اور مراد اس سے ظہور قرب ہے۔ کامل سیر یہ ہے۔ کہ سالک سیر فی اللہ الی اللہ کر کے پھر انسان کی ہدایت کی طرف لوٹے (فتدلی) ایسا قرب ہوا جیسے دو کمانون کے ملنے سے درمیان مین دوری رہ جاتی ہے۔ پس اس قرب کی حالت مین وحی ہوئی پس ہکنا ہو گیا۔

ماکذب الفواد۔ بعض وقت ایسی بات ہوتی ہے کہ ستارہ تو ہے۔ مگر غفلت کی وجہ سے راستہ خطا ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ پوری توجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم ہے۔ پس وہ ایسی غلطی نہین کر سکتے۔

۲۰ر جون سنہ ۱۹۱۱ء

بقیہ سورہ النجم رکوع ۱۔ پارہ ۲۷ رکوع ۵

نزلۃ۔ نزول سے ہے۔ یعنے بتایا کہ انسان روحانی چیزون کو جسمانی چیزون کے رنگ مین دیکھتا ہے۔ اسی طرح وہ چیز دیکھنے کے لئے دُور سے قریب ہوتی ہے۔

سدرۃ المنتھی۔ لفظی معنے انتہا کی بیری۔ ایک مقام کا نام ہے کیونکہ فرشتون کا عروج اسی مقام تک ختم ہوتا ہے۔

ما یغشی۔ عجیب وغریب جن پر ڈھانک رہی تھی۔

مازاغ البصر وما طغی۔ بغیر کسی غرض کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ ذات الٰہی کی طرف لگی رہتی۔ اور ذرا بھی ادہر ادہر طبیعت نہ لگتی۔ مشرکین بھی گواہی دیتے۔ ماجربنا علیک الکذب۔ اور نبی کریم بھی بڑے دعوے سے کہتے ہین ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔

افرءیتم۔ یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنے رب کی آیات دیکھین۔ تم نے کیا دیکھا۔ لات وعزیٰ۔ جن کی الوہیت کا ثبوت نہین دے سکتے۔ لوگ اعتراض کرنے مین دلیر ہوتے ہین۔ مگر خود کسی بات کا ثبوت نہین دے سکتے۔ مثلاً یہ تو پوچھین گے مسیح موعود کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ مگر خود یہ بھی نہ بتا سکین گے کہ نبی کریم یا دیگر انبیاء علیہ السلام کی نبوت کا کیا ثبوت تمہارے پاس ہے۔ جس کی بنا پر تم نے ہو مانا تاکہ انہی دلائل سے حضرت مسیح موعود کی صداقت ثابت کی جاوے۔

ضیزی۔ خسارہ والے۔

الاسماء - محض نام ہین ان کے نیچے حقیقت کوئی نہین - افسوس کہ مسلمانون مین بھی پیر پرستی قبر پرستی یہان تک بڑھ گئی ہے - کہ علاقہ ہزارہ مین ایک کھوتے (گدھے) کی قبر کی پرستش کی جاتی ہے - پشاور کے اکثر گھرون مین جعلی قبرین بنی ہوئی ہین -

الھدیٰ - قرآن مجید - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

ما تمنّیٰ - مشرکین نے ایک آرزو بنا رکھی ہے - کہ ھؤلاء شفعاءنا عند اللہ اور یہ معبود ہمین غالب کردین گے - فرماتا ہے کیا محض خیالی پلاؤ سے کچھ بنتا ہے -

مورخہ ۲۱ رجون سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۶ - سورہ والنجم رکوع ۲

لا تغنی شفاعتھم شیئاً - معبودان باطلہ کا رد کر چکا ہے اب جن کا ان کو اثار مانتے ہین ان کے بارے مین فرماتا ہے - کہ انکی شفاعت کسی کام کی نہین -

الا باذن اللہ - شفاعت مین دو شرطین ہین - ایک اذن - دوم جس کے لئے پسند فرماوے - دوسرے مقام پر یہ لکھا کہ شفاعت کس کے لئے ہوگی - من شھد بالحق -

لا یؤمنون بالاٰخرۃ - کفار نہین فرمایا تا اشارہ ہو - اس بات کی طرف کہ ملائکہ کو لڑکیان قرار دینے والے ایسے ہی لوگ ہین جو اعمال کی جزا و سزا سے نڈر اور آخرت کے منکر ہین -

من علم - یقینی بات (وحی - عقلی دلیل - نشان) اس زمانہ مین بھی یہی معیار فیصلہ کن ہے - اہل سنت و اہل تشیع مین تو بہت فرق ہے - خود اہلسنت کے فرقون مین ایسا بُعد ہے کہ ایک فرقہ ایک چیز کو حلال کہتا ہے - دوسرا حرام - گویا شک مین ہین - یقینی علم کسی کو نہین - ایسے وقت مین ایک مصدق کی ضرورت ہے - جو سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہدے اور جس کے ذریعے یقینی علم حاصل ہو - کہ خداوند تعالےٰ کی رضا کس امر پر ہے - وہ مصدق اور حکم وہی ہو سکتا ہے جس کے ہاتھ پر ایسے نشان ظاہر ہوئے ہین جن سے ثابت ہو گیا کہ اس کا خاص تعلق ذات ربّانی سے ہے -

ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً - کسی مسئلہ متنازعہ فیہا کی نسبت پہلے نبی کے بعد روایات کی بنا پر فیصلہ ہونا مشکل ہے کیونکہ ہر فرقہ اپنے اپنے روایت مقبولہ پر زور دیتا ہے پس صاحب وحی مامور کی اتباع تمام قسم کے ظنون سے رہائی دیتی ہے کیونکہ اس کے حق پر ہونے پر حجۃ بیّنہ قائم ہوتی ہے -

عن ذکرنا - ذکر یعنے قرآن - چنانچہ فرماتا ہے - انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون -

لیجزی - بظاہر للہ ما فی السموات وما فی الارض - اس اگلی آیت کی وجہ نہین بن سکتی اصل بات یہ ہے کہ آسمان و زمین کی چیزین ہی ہین - جنکو دیکھ کر یا تو انسان اللہ کا فرمان بردار بنتا ہے یا نافرمان - گویا یہ چیزین ہدایت و گمراہی کا موجب ٹھہرتی ہین اور یہی چیزین ہین جو انسان کے دُکھ یا سکھ کا موجب بنتی ہین -

کبائر - گناہون کے کچھ سلسلے ہوتے ہین - یعنے ایک بدی کرنے سے دوسری بدی کرنی پڑتی ہے - جس پر یہ سلسلہ ختم ہو وہ کبیرہ ہے - مثلاً غیر محرم کو دیکھنا صغیرہ ہے پھر رفتہ رفتہ بڑھتے بڑھتے ہی بدنظری زنا تک پہونچتی ہے پس یہ کبیرہ ہو گیا - مؤمن کبائر سے اجتناب کرتا ہے کیوں کہ اس تک بہت سے مرحلے طے کرکے پہونچنا ہوتا ہے ان مراحل مین عرصہ لگتا ہے اتنی مدت اگر کسی وقت بھی خشیت الٰہی غالب نہ ہو تو وہ مومن کیسا - مؤمن کی شان تو یہ ہے - اذا مسھم طائف من الشیطن تذکّروا -

الفواحش - کھلی کھلی بے حیائی - اس کے لئے کسی لمبے عرصہ کی ضرورت نہیں - مؤمن اس سے بھی بچتا ہے - (الحیاء شعبۃ من الایمان)

الا اللمم - آلودگی -

مورخہ ۲۴ رجون سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ - رکوع ۷ - سورہ النجم رکوع ۳

افرءیت - جہان کہین آتا ہے اس کے یہ معنے کئے جاتے ہین تم بتلاؤ تو سہی -

اکدیٰ - کنوان نکالتے وقت جب کوئی ایسا پتھر آجاوے کہ آگے کنوان نکل نہ سکے تو اسے اکدیٰ کہتے ہین یعنے روک رکھا -

ابراھیم الذی وفّیٰ - ابراہیم کی وفاداری دو جگہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے ایک مقام پر فرمایا - اذ ابتلیٰ ابراھیم ربّہ بکلمٰت فاتمھنّ - آپکو چند احکام دئے گئے - جنہین آپ نے پورا کر دیا -

(۲) دوسرا وہ مقام ہے - جہان پر آیا ہے - یبنیّ انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ - الیٰ فلما اسلما وتلہ للجبین - ونادینہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا - یعنے آپنے حسب ایمائے الٰہی بیٹے کا گلا کاٹنے کی تیاری کر لی - اللہ تعالےٰ نے وحی سے روک دیا کہ تو نے پورا کر دیا -

وازرۃ - یہ صیغہ صفت کا ہے اس کا موصوف نفس ہے اور اس کے معنے ہین اٹھانیوالی جان -

اُخریٰ - یہ بھی صیغہ صفت کا ہے موصوف اس کا مقدر ہے یعنے کوئی اٹھانیوالی جان - دوسری جان کا بوجھ نہ اٹھائے گی -

اضحک وابکی - اللہ تعالےٰ جس طرح دنیا مین ہنسنے اور رونے کا نظارہ دکھاتا ہے - وہی نظارہ قیامت مین بھی دکھائیگا او جزا سزا دیگا -

تمنیٰ - ٹپکانا - ڈالنا - اقنیٰ - ایسی چیز کسی کو دینا جو ذخیرہ ہو -

رب الشعریٰ - ایک ستارہ ہے اور یہ دو ہین - جو زیادہ روشن ہے - اسکی پوجا کرتے تھے فرمایا جسکی تم پوجا کرتے ہو - وہ بھی خدا نے ہی پیدا کیا ہے -

والمؤتفکۃ - لوط کی بستیان جو الٹائی گئی تھین ❖ تتماریٰ - مراء سے جس کے معنے جھگڑا کرنے کے ہین - ازفت الاٰزفۃ - ازف کے معنے قریب کے ہین - ازفۃ قریب آنے والی - بتایا کہ وہ گھڑی اب قریب آگئی ہے ❖ کاشفۃ - دور کرنا یعنے وہ آگئی - تو کوئی دور نہ کریگا - سامدون - سمد کے معنے تکبر کے ہین ❖

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید کے نوٹ

پارہ ستائیسواں

آغاز سورۃ القمر رکوع ۱ پارہ ۲۷ رکوع

مورخہ ۲۶ رجون ۱۱ء

(۱)

اقتربت الساعۃ - بعض باتین کسی قوم مین کسی امر کا نشان ہوتی ہین - اور یہ بات ان مین شائع و ذائع ہوتی ہے - مثلاً مہدی کے زمانہ مین کسوف خسوف گنوارون تک کو معلوم تھا - گو وہ کسی آیت و حدیث کا پتہ نہ دے سکین -

(۲) باتین کہتے ہوئے رانون پر ہاتھ مارنا (۳) زبان مین کسی قدر لکنت اسی طرح پر پہلی اُمتون مین بعض مامورین کی نسبت ایسی باتین مشہور تھین - گو انکا نشان کتب سابقہ مین نہ ملتا ہو - ہماری کتابون مین ایک واقعہ لکھا ہے - کہ بیت المقدس کی فتح کے لئے جب حضرت عمر گئے - تو مفسرین نے اپنی کتابون سے اس کا حلیہ ملایا اور یہ بھی کہ اس کے پیرہن پر کئی پیوند ہون گے حالانکہ تورات وغیرہ مین اس کا بیان صریحاً نہین ملتا -

عرب مین یہ بات مشہور تھی کہ ہماری قوم و مذہب مین ایک تنزل آنے والا ہے اور اس کا نشان یہ ہے - کہ چاند پھٹے گا -

اس پر ایک روئت ہے کہ آپ رات کے وقت چند مشرکین عرب کو سمجھا رہے تھے انھون نے کہا نشان بتاؤ - اس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دیکھو چاند پھٹ گیا یہ نشان ان کے درمیان مشہور تھا -

اب ہی اعتراضون کی بات کہ انشقاق قمر ممکن نہین - دوم اس کا ثبوت کیا دونون غلط ہین - ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو کہ قرآن مجید مین سب یہود - مشرکین عیسائی کے سامنے پکار کر کہہ دیا گیا - کہ انشق القمر - پھر اسی پر بس نہین کی بلکہ آگے فرمایا - وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر (نشان دیکھ کر منہ پھیر لیتے اور اسے سحر قرار دیتے ہین) گویا دوسرون کو گواہ فرمایا - اس سے ظاہر ہے - کہ انشقاق قمر سے کسی کو انکار نہ تھا - ہان وجہ مین بحث تھی - وہ منسوب بہ سحر کرتے اور قرآن مجید اسے آیت النبی فرماتا ہے کیسوائے حق کے کسی کو طاقت ہے - کہ کسی امر کی نسبت ڈنکے کی چوٹ اعلان کر دے اور مخالفین کو چیلنج دے بلکہ ملامت -

باقی رہا یہ کہ سنت اللہ کے خلاف ہے - نیچر کے خلاف ہے چاند پھٹتا - تو نظام شمسی مین بڑا فرق آکر حادثہ ہوتا - اس کا جواب یہ ہے - کہ سنت اللہ کا احاطہ ایک محدود عقل و تجربے والا انسان نہین کر سکتا کیونکہ بعض واقعات ہزار سال بعض پانچ ہزار سال کے بعد پیش آتے ہین -

سائنس والے تو ابھی تک صرف انسان کے اندر جو کچھ ہے اس کا پورا پورا علم بھی حاصل نہین کر سکے - (ب) نظام شمسی مین کیا فرق آنا تھا - درحقیقت روایات کے مبالغہ سے ایسی غلط فہمیان پیدا ہوئی ہین - دیکھئے کسوف خسوف غیر معمولی تاریخون مین پھر ماہ رمضان مین ایک قانون کی ماتحت ہوا - مگر قبل از وقوع ایک اعجوبہ تھا حضرت موسےٰ سمندر سے گزرے - جو آندھی کی وجہ سے ایک طرف چڑھ رہا تھا اور آپ ایسے وقت پہونچے - کہ پانی ہٹ گیا اور فرعون ایسے وقت کہ پانی بڑھ گیا - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جنگ مین ریت کی مٹھی پھینکی - اور وہ سب کفار کی آنکھون مین پڑی - کیونکہ ہوا آندھی کے طور پر دشمن کی طرف چل رہی تھی اور مٹھی پھینکنے کے ساتھ ہی ریت اُڑ اُڑ کر ان کی آنکھون مین پڑنے لگی - پس معجزہ تو یہی ہے - کہ پہلے پیشگوئی کی گئی کہ اللہ اپنے بندے کی نصرت کرے گا - اور مخالفین کو ہلاک پس کیا یہ ممکن نہین - کہ چاند کے آگے ایسا جرم آجائے کہ چاند دو حصے نظر آئے - اور آپ نے اعلام الٰہی سے ایسے وقت مین اشارہ کیا کہ قانون قدرت کے مطابق چاند دو ٹکڑے ہو رہا تھا بعض زلزلے ایسے آئے ہین کہ ایک جگہ مین زمین پھٹی ہے اور دوسرے مین ایسی ملی ہے کہ پھر پتہ نہین لگا - تو کیا چاند مین ایسا ہونا محال ہے -

کل امر مستقر - ہر امر کے لئے موقع و محل ہے اور ہر ایک امر ایک حد بست کے اندر ہے پس عذاب اپنے وقت پر آویگا - جو اس قوم کو تباہ کرے گا اور اس کا نشان انشقاق قمر ظاہر ہو چکا -

حکمۃ بالغۃ - پختہ بات جو حد کمال کو پہونچی ہوئی ہو - یعنے جن پر فرد جرم لگ چکا ہو - جو کفر و عناد کے اس درجہ تک پہونچ گئے ہون وہ نشانون سے فائدہ نہین اٹھاتے

شی نکر - جسے آدمی جانتا نہ ہو اس کے دیکھنے سے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے

ھذا یوم عسر - ٹڈی دل کی طرح منتشر ہونا اور قبرون سے نکلکر بلانیوالے کی طرف دوڑنا - یہ قیامت ہی مین ہوگا مگر دنیا مین ایسی باتون کا نظارہ دکھایا جاتا ہے - پس اجداث سے مراد اس صورت مین وہ گھر ہین - جو تباہی کے وقت ان کے لئے بمنزلہ قبرون کے ہین ان سے نکلکر وہ اپنے بلانے والے کے پاس جائین گے اور اقرار کرین گے کہ یہ یوم عسر ہے -

چنانچہ مثال مین بعض قومون کا حال بیان کرتا ہے کہ یہ دن دنیا مین ان پر کیسے آیا - فجرنا الارض عیونا - اس کے چشمے پھاڑ دیئے -

دسر - بادبان - اصل معنے اس کے دفع کرنے اور زور سے دھکیلنے کے ہین چونکہ بادبان کشتی کو دھکیلتے ہین اسلئے بادبان پر اس کا اطلاق ہوا (۲) ان میخون کو بھی کہتے ہین - جن سے کشتی کے اجزا کو جوڑا جاتا ہے ان رسون کو بھی کہتے ہین جن سے کشتی باندھتے ہین -

دسور - اس اونٹنی کو کہتے ہیں - جو بہت تیز رفتار ہو -

صرصراً - صرصر کہتے ہیں چیخ کو - جو ہوا تیز چلتی ہے اسکی رفتار سے ایک آواز نکلتی ہے

یوم نحس - یہ اوس قوم کے لئے میلہ وعید کے دن تھے جسے وہ مبارک سمجھتے اس لئے فرمایا کہ تم جنہیں بابرکت سمجھے وہی منحوس ثابت ہوئے -

مستمر - ہوا پے درپے چلنے والی -

منقعر - کھوکھلے جڑ سے کٹے ہوئے -

مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۱۱ع

پارہ ۲۷ رکوع ۹ - سورۃ القمر رکوع ۲

کذبت ثمود بالنذر - اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی نے نہ آنا ہوتا - تو پھر انبیاء اور اون کے مخالفین کے انجام کے ذکر کی کیا ضرورت تھی کوئی بھی سورۃ خالی جاتی ہے؟ جس میں انبیاء اور ان مخالفین کی ہلاکت کا بیان نہ ہو - اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی اکرم کے بعد یہ سلسلہ جاری ہے - صرف فرق یہ ہے کہ نبی آپ کی مُہر سے بطور آپ کے ظل کے آئیگا -

ابشراً منا واحداً نتبعہ - امام ایک ہی ہونا چاہیئے تاکہ وحدت قائم رہے اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو "ایک" کی اطاعت کو گمراہی اور مصیبت کا موجب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے یہ آیت غور طلب ہے - خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اسے اپنی جناب سے مؤید ومنصور کرتا ہے خدا اسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا جس سے قوم تباہ ہو - شوریٰ اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ بالضرور اس کی اتباع کرے بلکہ وزراء کی رائیں - اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں کہ انہیں اپنی رائے کا حسن وقبح دیکھ لے -

اشر - اکڑباز - متکبر -

سیعلمون - ضرور جان لیں گے - س یہاں تاکید کے لئے ہے -

غداً - نصرت بروز قیامت بلکہ اسی دنیا میں بہ امتیاز ہوگا - چنانچہ آگے فرماتا ہے -

فتنۃ لھم - فتنہ کندن کرنے کو بھی کہتے ہیں - (۲) مصیبت میں پڑ جانا - (۳) ابتلاء یعنے ایسی چیز جس سے انسان کی مخفی حالت ظاہر ہو جائے - پس وہ اونٹنی ان کی مخفی حالت کو ظاہر کرے گی - ...... وہ کہتے ہیں ہم اچھے ہیں اور یہ کذاب اشر مگر اسی اونٹنی کے ذریعے کھل جائے گا کہ کذاب اشر یہ خود ہیں -

قسمۃ بینھم - مفسرین تو کہتے ہیں کہ ایک دن اور لوگ پانی پئیں ایک دن اونٹنی مگر یہ غلط ہے - کیونکہ بینھم و بین الناقۃ - نہیں فرمایا - پس مراد یہ ہے کہ اوروں کے لئے تو باری مقرر ہے مگر اونٹنی اس قسم کی باری سے مستثنےٰ ہوگی - کل شرب محتضر - سے بھی یہی مراد ہے کہ خواہ کونسی باری ہو - یہ اونٹنی حاضر ہونے کی مجاز ہے -

صاحبھم - کہتے ہیں اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا قیدار نام ایک شخص تھا مگر کرے ایک اور ہلاک ہو ساری قوم - یہ عدل الٰہی سے بعید ہے - صاحبھم سے ظاہر ہے کہ وہ اوروں کے مشورے اور صلاح سے گیا - پھر تعاطی آیا ہے جس کے معنے ہیں دوسروں سے ہتھیار لیا اور اس نے کونچیں کاٹ دیں -

عقر - مطلق زخم کو بھی کہتے ہیں اس رگ کے کاٹنے کو بھی کہتے ہیں جس کے بعد جانور چل نہ سکے -

یاد رہے کہ معجزہ اس بات کا نام نہیں کہ وہ سائنس - عقل - تجربہ - شواہد کے ضرور خلاف ہی ہو بلکہ وہ ایک امر ہے جس سے خدا تعالےٰ کی قدرت اور اس نبی کے اللہ سے خاص تعلقات اور دشمنوں کے اس کے مقابل پر عاجز رہ جانے کا ظہور ہو -

پس وہ اونٹنی نہ تو پتھر سے نکلی اور نہ اسمیں وہ خصوصیات تھیں - جو خواہ مخواہ لوگوں نے بڑھا ہیں - اونٹنی ناقۃ اللہ اسی لئے کہلائی کہ وہ صالح کی صداقت کا نشان ٹھہری - کیونکہ آپ نے اس کے بارے میں علامت قرار دی کہ اسے دکھ پہنچاؤ گے تو ۳ دن بعد تباہ ہو جاؤ گے -

صیحۃ - جو عذاب دفعتاً آجاوے اسکو صیحہ بولتے ہیں -

ھشیم المحتظر - خطیرہ - باڑ کو کہتے ہیں - محتظر وہ جس کا باڑا ہو - ھشیم باڑ کے روندے ہوئے تنکے -

کذلک نجزی - اس سے ظاہر ہے کہ اب بھی ایسا ہو سکتا ہے - نتیجہ گذاری شرط ہے -

فتماروا - جھگڑا کرنے لگے -

۲۸ جون سنہ ۱۹۱۱ع

پارہ ۲۷ رکوع ۱۰ - سورہ القمر رکوع ۳

النذر - ہمارے انذار یا ہمارے ڈرانے والے -

کفار کا قصہ بتا کر اکفارکم فرمایا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثیل موسیٰ تھے اسی سمجھایا کہ مشرکین عرب کا بھی وہی حال ہوگا - جو فرعونیوں کا ہوا -

منتصر - بدلہ لینے والے - عرب کی قوم میں بدلہ لینے کی بڑی عادت تھی اور اسی بات پر انکو ناز تھا -

سیھزم الجمع - یہ سورۃ مکی ہے اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لے جاتے ہیں پہلے چھوٹے چھوٹے جنگ ہوئے - آخر جنگ احزاب میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی - جسمیں تمام قومیں جمع ہوکر مقابلہ کے لئے آئیں مگر سب کی سب بھاگ گئیں - کیا کوئی انسان عقل قیاس سے ایسی پیشگوئی اس بے بسی کی حالت میں کر سکتا ہے -

بقدر - ہر امر اپنے وقت پر ہوتا ہے جو خدا کے علم میں موجود ہے - پس ان کی ہلاکت کے متعلق جلدی نہ کرنی چاہیئے -

اشیاع - شیعہ گروہ - چونکہ ایک گروہ کے آدمی کسی نہ کسی بات میں شریک ہوتے ہیں - پس اشیاع کم کے معنے ہوئے تمہارے جیسے لوگ -

وکل شئی۔ پہلی قوموں کی تباہی کے وجوہات کتابوں میں موجود ہیں۔ غالب وجہ یہی مخالفت انبیاء رہی۔

مقعد صدق۔ عرب جو چیز اعلیٰ و مفید ہو اُسے صدق سے تعبیر کرتے ہیں پس اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ متقون اچھے مقامات پر ہوں گے۔

سورۃ القمر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ الرحمٰن رکوع ۱۔ ۲۷ پارہ رکوع ۱۱

مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۱ء

الرحمٰن۔ اللہ تعالیٰ نے بے مزد ہماری جسمانی زندگی کے سامان بہم پہونچائے اسی طرح رُوحانی زندگی کے لئے قرآن مجید جیسا کلام نازل کیا۔

علم القرآن۔ قرآن فرمانے میں یہ سمجھایا۔ کہ یہ کتاب ہمیشہ پڑھی جاوے گی اور دست بُرد زمانہ سے محفوظ رہے گی۔

خلق الانسان۔ الانسان سے مراد یہاں میرے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ اکمل ترین انسان تھے۔ اس لئے آپ کی پیدائش کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔

علمه البیان۔ آپ کے لئے اس کے مطالب واضح کر دئے۔

الشمس و القمر۔ چونکہ لوگوں نے اس نعمت عظمیٰ کی ناشکری کی اس لئے اور انعامات کا ذکر کر کے انہیں شرم دلاتا ہے اور ملزم بناتا ہے۔ کہ کس کس نعمت کا انکار کرو گے اور جب عام فضلوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ تو اس خاص فضل کی ناشکری کوئی تعجب انگیز نہیں۔

النجم۔ ستارہ اور وہ بوٹی جو بیلدار ہو۔ چونکہ الشجر کے ساتھ آیا ہے اس لئے دوسرے معنے لئے جاتے ہیں۔

سورج و چاند سے فائدہ اٹھایا (چنانچہ درختوں کے پھل انہی سے پکتے ہیں) انہی کی پرستش شروع کر دی اور ان کے پیدا کرنے والے کی طرف توجہ نہ کی۔

وضع المیزان۔ ہر چیز کی حقیقت اور اس کی قدر معلوم کرنے کے لئے ایک میزان مقرر کی ہے اس سے کام نہیں لیتے۔ ورنہ ہر شے سے اس کی قدر کے مطابق سلوک کرتے ایسا ہی ہر شے کا ایک اندازہ مقرر ہے۔ جب اس سے کم و بیش کریں تو فساد پڑتا ہے۔ میزان سے مراد ترازو نہیں بلکہ وہ جس سے اندازہ ہو سکے۔ پس اقیموا الوزن اور لا تخسروا المیزان۔ صرف تولنے کے متعلق ہی ہدایت نہیں بلکہ ہر امر کے متعلق ہے۔

الاکمام۔ کُم کے معنے آستین ہیں۔ کھجور کے خوشوں پر ایک غلاف ہوتا ہے اس کا نام بھی ہے۔ اکمام کا اطلاق خوشوں پر بھی ہو جاتا ہے۔

ذو العصف۔ عصف کے لفظی معنے اُڑانا۔ اڑائی ہوئی چیز۔ اس معنے کا نام ہے۔ جو ہوا کے ساتھ غلہ سے الگ کیا اور اڑایا جاتا ہے۔

والریحان۔ خوشی کی موجب چیزیں۔ خوشبو۔

فبای آلاء ربکما تکذبٰن۔ یہاں تثنیہ آیا ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ جن و انس مخاطب ہیں اس پر دو سوال ہو سکتے ہیں۔ کیا قرآن مجید کا یہ طرز ہے کہ وہ بصیغۂ تثنیہ خطاب کیا کرتا ہے۔ پس اس سورۃ میں اس نرالی طرز کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے (۲) یہاں تو تکذیب کا ذکر ہو رہا ہے۔ اور دوسری طرف انعامات کا اظہار ہے۔ جو زیادہ تر انسانوں سے خاص ہیں۔ ہم نہیں دیکھتے کہ جن کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ تفسیر معتبر تو وہ ہے۔ جو خود قرآن مجید کرے یا جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بروایت صحیح مروی ہو۔ یا لغت و قواعد عرب سے واضح ہو پس میرے نزدیک یہ تاکید کے لئے ہے۔ جو محاورات عرب سے ثابت ہے۔ چنانچہ سبعہ معلقہ میں ہے۔

قفا نبك من ذكرى حبيب و منزل۔ عربوں کا یہ طرز ہے۔ کہ جب کسی کو ملامت کرنا اور کسی بات کی طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہیں تو تثنیہ کا صیغہ استعمال کرتے ہیں اور مخاطب جمع ہوتے ہیں۔

مورخہ ۳۔ جولائی ۱۹۱۱ء

بقیہ رکوع ۔ ۲۷ پارہ رکوع ۱۲۔ سورہ الرحمٰن رکوع ۲

من صلصال کالفخار۔ لوگوں نے لفظی معنے لئے کہ بجنے والی مٹی۔ اور پھر اصل مطلب سے دور جا پڑے۔ کیونکہ انسان کسی حالت میں بجنے والی مٹی کی طرح نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ برتن خاص مٹی سے بنتے ہیں پھر جوں جوں جیسے برتن ہیں وہ خاص خاص قسم کی مٹی سے بنتے ہیں پس اس میں بتایا کہ آدمی ایک خاص قسم کے سلالۃ طین سے بنا ہے۔ صلصال سے بتایا ہے کہ اس کے اجزاء میں اتصال ہے اور فخار سے یہ کہ وہ خاص الخاص مٹی ہے۔

رب المشرقین۔ صیفی و شتائی مطالع کے اعتبار سے فرمایا۔

منہما۔ مفسرین نے اس ہما پر بڑی بحث کی ہے۔ جنہوں نے سمجھا ہے کہ لولو مرجان فقط کھاری سمندر سے نکلتے ہیں۔ انہوں نے من احدھما اس کا اصل سمجھا ہے۔

وجہ ربك۔ ایسی آیات کے معنے کرنے میں لیس کمثلہ شیء کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

اس پر مفسرین کو مشکل پیش آئی ہے کہ جب سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ تو پھر ایک وقت آئے گا کہ عرش فنا ہو۔ عرش کے اُٹھانے والے فرشتے بھی۔ پھر خداوند تعالےٰ کا مقام کہاں ہو گا۔ ایسا ہی جنت دوزخ پہلے بنے ہوئے موجود ہیں۔ تو جب سب کچھ فنا ہونا ہے۔ تو جنت دوزخ بھی نہ ہوں گے۔ آخر یہ چیزیں مستثنیٰ ہیں حالانکہ کوئی آیت قرآنی و حدیث رسول یزدانی اس پر شاہد نہیں یاد رکھو کہ حق بات پر کبھی اس قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ عرش ایسی چیز نہیں کہ وہ مخلوق ہے بلکہ استوار علی العرش ایک صفت ہے صفات باری تعالےٰ میں سے (۲) جنت دوزخ پہلے سے موجود نہیں بلکہ انسان ہی کے اعمال کے اظلال و آثار کا کام ہے۔ جو اس وقت حقیقی طور پر مجسم و متمثل ہوں گے۔

کل یوم - ہر وقت - ہر لحظہ - یوم زمانے کا ایک حصّہ

ھو فی شان - اس کا مطلب یہ نہیں - کہ بچپن سے بڑھاپا آتا ہے اور ناقص سے کامل ہوتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے - کہ خدائے تعالےٰ کی ذات مختلف اوقات مین اپنی نئی نئی تجلیان کرتی ہے۔

سنفرغ - یہ انسانی محاورہ کے مطابق فرمایا یہ بات ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ جزا و سزا کے لئے ایک وقت معین ہے۔ اس وقت میں خاص توجہ فرمائینگے۔ دنیا مین اس کے فیض ربوبیت و رحمانیت سے کفار معاندین بھی حصہ لے رہے ہین اسواسطے سزا کے متعلق ٹھیک انکشاف نہین ہوتا۔ مگر ایک وقت پورے طور پر حقیقت منکشف ہوگی سزا کی خبر دینا یہ بھی احسان اور خدا تعالےٰ کا انعام ہے۔

مورخہ ۴ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

(بقیہ رکوع ۲)

فبای آلاء ربکما تکذبٰن - تکرار فصیح کے کلام مین بغیر از حکمت بالغہ نہین ہوتا۔

شواظ من نار - شعلہ بے دود آگ سے۔

نحاس - مفسرین نے اس کے معنے کئے ہین - دھوان والا شعلہ - در اصل پتھر کے کوئلے گندھک تانبے کی آگ بہت تیز ہوتی ہے۔

ایسی آیات کے آگے فبای آلاء ربکما کا ربط بہت غور سے معلوم ہو سکتا ہے۔ پہلے فرمایا تم بھاگ نہین سکتے۔ پھر بتایا کہ یہ نہ سمجھو آسمان پھٹنے سے تم نکل جاؤ گے کیونکہ وہ وردۃ کالدھان ہوگا۔ ایسی سخت حالت سے صرف قرآن مجید ہی ذریعہ نجات ہے۔ پس تم کس کس نعمت کا انکار کروگے۔

لایسئل عن ذنبہٖ - بعض مقامات پر آیا ہے کہ سوال کیا جاوے گا۔ ایسی آیات مین در اصل اختلاف نہین کیونکہ لایسئل کی وجہ بتادی کہ وہ علامتون سے پہچانے جائینگے سوال دو قسم ہے۔ ایک سوال بطور تہدید - ملزم ٹھہرانے کے لئے - یہ سوال تو ضرور ہوگا۔ دوسرا سوال مجرمین کی معرفت کے لئے ہے۔ سو اس کی ضرورت نہین کہ اپنی نشانیون سے پہچانے جائینگے۔

حمیم آن - گرم اُبلتا ہوا۔

۵ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۷ رکوع ۱۳ - سورہ الرحمان رکوع ۳

مقام ربہٖ - اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے۔

ذواتا - ذو کا تثنیہ ذوا - مؤنث ذواتا

زوجٰن - نر و مادہ - اچھا اور بُرا۔

وجنا الجنتین - اور دونون جنتون کے چیدہ پھل۔

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان - رب کریم فرماتا ہے کہ ہمارے اتنے احسانات ہین تم پر - پس تمہین بھی احسان ہی کرنا چاہیئے جو یہ ہے - ان تعبد ربک کانک تراہ (الحدیث) احسان کے معنے اخلاص بھی ہین - جس کے معنے ہین - محض ذات اللہ کی رضاء مقصود ہو اور خالصاً لوجہ اللہ ہو۔

من دونھما جنّتٰن - پہلے فرما چکا ہے - ولمن خاف مقام ربہٖ جنّتٰن - پس چار ہوئے۔

حضرت اقدس ؑ نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ ایک جنت دنیا مین ملتا ہے - ایسا ہی ایک جنت برزخ قبر مین ہے - پھر روز حشر مین ایک جنت ہے۔ جو تا یوم الحساب ہے - پھر ایک یوم الحساب کے بعد۔

خیرات - اچھی ہون والی - عورتین ہون یا اور چیزین۔

لم یطمثھنّ - مطلب یہ کہ وہ پاکباز ہون گی۔ ولاجآن سے یہ مراد ہے کہ بدکار نہین۔ بلکہ بعض صلحاء کو تو خواب مین بھی شیطان نہین آتا اور وہ بچ جاتے ہین اور مین اس مین صاحب حال ہون۔

سورۃ الرحمان کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ الواقعہ رکوع ۱ - پارہ ۲۷ رکوع ۱۴

۸ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

یہ جو آخری سورتین ہین ان کا اکثر حصہ مکی ہے۔ اس وقت ابھی یہودیون اور عیسائیون سے مباحث نہ شروع ہوئے تھے بلکہ نظر بہ حالات موجودہ دو امور کی ضرورت تھی۔ مشرکین عرب خدا کو تو مانتے تھے۔ مگر اس کی صفات کے متعلق بہت غلطی مین اس واسطے ھؤلاء شفعاءنا عند اللہ اور ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفٰی کہہ کر بتون کی پرستش کرتے۔ دوم - روز قیامت اور جزا و سزا کو نہ مانتے تھے اللہ تعالےٰ نے ان دونون کے متعلق بالدلائل بیان فرمایا اور یہ صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی الہامی کتاب ہے کہ اپنے دعاوی کو بدلائل بیان فرماتی ہے۔ اور ان سورتون مین پیشگوئیون کی کثرت ہے۔ تا ان کا وقوع قیامت کے وقوع پر دلیل ٹھہرے۔

کاذبۃ - فاعل بمعنے مصدر - کذب

خافضۃ رافعۃ - اسمین پیشگوئی کردی کہ جو بڑے بڑے عالی جناب بیٹھے ہین پست کئے جاوین گے۔

اصحٰب المیمنۃ - یمن بمعنے برکت و سعادت (۲) یمین کے معنے دایان ہاتھ پس دونون معنے ہوئے سعادت والے - دہنی طرف والی - مشئمۃ اس کے خلاف ما اصحٰب المیمنۃ - تعجب و حیرانی کے اظہار کے واسطے یہ اسلوب عبارت ہے۔

موضونۃ - دہری بنی ہوئی - سونے کی تارون و جواہرات سے بنے ہوئے۔

مخلّدون - ہمیشہ اسی عمر مین رہنے والے - ایسے لڑکے جن کا ہمیشہ خدمتگار رہنا چاہا جائے۔

معین - بہنے والا چشمہ - مصفا پانی -